عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATM-E-NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۱ | ۶ تا ۱۲ جمادی الثانی ۱۴۲۳ھ بمطابق ۱۶ تا ۲۲ / اگست ۲۰۰۲ء | شمارہ: ۱۲

فریضۂ حج

خطیبِ لاثانی امیرِ شریعت

سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

کلمہ طیبہ اور قادیانی

برمنگھم ختمِ نبوّت کانفرنس

خصوصی رپورٹ

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org

کیا امام مہدیؒ کا درجہ پیغمبروں کے برابر ہوگا؟

س:...... کیا امام مہدیؒ کا درجہ پیغمبروں کے برابر ہوگا؟

ج:...... امام مہدی علیہ الرضوان نبی نہیں ہوں گے اس لئے ان کا درجہ پیغمبروں کے برابر ہرگز نہیں ہوسکتا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو حضرت مہدیؒ کے زمانے میں نازل ہوں گے وہ بلاشبہ پہلے ہی سے اولوالعزم نبی ہیں۔

کیا حضرت مہدیؒ و عیسیٰ علیہ السلام ایک ہی ہیں؟

س:...... مہدیؒ اس دنیا میں کب تشریف لائیں گے؟ اور کیا مہدیؒ اور عیسیٰؑ ایک ہی وجود ہیں؟

ج:...... حضرت مہدی رضوان اللہ علیہ آخری زمانہ میں قرب قیامت میں ظاہر ہوں گے۔ ان کے ظہور کے قریباً سات سال بعد دجال نکلے گا اور اس کو قتل کرنے کے لئے عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔ یہاں سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ حضرت مہدیؒ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو الگ الگ شخصیتیں ہیں۔

س:...... آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے ثابت ہے کہ ہر صدی کے سرے پر ایک مجدد ہوتا ہے۔

ج:...... ایک ہی فرد کا مجدد ہونا ضروری نہیں۔ متعدد افراد بھی مجدد ہوسکتے ہیں اور دین کے خاص خاص شعبوں کے الگ الگ مجدد بھی ہوسکتے ہیں۔ ہر خطہ کے لئے الگ الگ مجدد بھی ہوسکتے ہیں۔ حدیث میں "مَن" کا لفظ عام ہے۔ اس سے صرف ایک ہی فرد مراد لینا صحیح نہیں اور ان مجددین کے لئے مجدد ہونے کا دعویٰ کرنا اور لوگوں کو اس کی دعوت دینا بھی ضروری نہیں اور نہ لوگوں کو یہ پتہ ہونا ضروری ہے کہ یہ مجدد ہیں۔ البتہ ان کی دینی خدمات کو دیکھ کر اہل بصیرت کو ظن غالب ہوجاتا ہے کہ یہ مجدد ہیں۔

مجدد کو ماننے والوں کا کیا حکم ہے؟

س:...... ہر صدی کے شروع میں مجدد آتے ہیں۔ کیا ان کو ماننے والے غیرمسلم ہیں؟

ج:...... ہر صدی کے شروع میں جن مجددوں کے آنے کی حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں خبر دی گئی ہے وہ نبوت و رسالت کے دعوے نہیں کیا کرتے اور جو شخص ایسے دعوے کرے وہ مجدد نہیں۔ لہٰذا کسی سچے مجدد کو ماننے والا تو غیرمسلم نہیں، البتہ جو شخص یہ اعلان کرے کہ: "ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں" اس کو ماننے والے ظاہر ہے کہ غیرمسلم ہی ہوں گے۔

چودھویں صدی کا مجدد:

س:...... مشہور حدیث مجدد مسلمانوں میں عام مشہور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر سو سال کے سرے پر ایک نیک شخص مجدد ہوکر آیا کرے گا۔ براہ کرم وضاحت فرمائیں کہ چودھویں صدی گزر گئی مگر کوئی بزرگ مجدد کے نام اور دعویٰ سے نہ آیا، اگر کسی نے مجدد کا دعویٰ کیا ہے تو اس کا پتہ بتائیں؟

ج:...... مجدد دعویٰ نہیں کیا کرتا، کام کیا کرتا ہے، چودہ صدیوں میں کن کن بزرگوں نے مجدد ہونے کا دعویٰ کیا تھا؟ چودھویں صدی کے مجدد حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ تھے جنہوں نے دینی موضوعات پر قریباً ایک ہزار کتابیں لکھیں اور اس صدی میں کوئی فتنہ، کوئی بدعت اور کوئی مسئلہ ایسا نہیں جس پر آپ نے قلم نہ اٹھایا ہو۔ اسی طرح حدیث، تفسیر، فقہ، تصوف و سلوک، عقائد و کلام وغیرہ دینی علوم میں کوئی ایسا علم نہیں جس پر آپ نے تالیفات نہ چھوڑی ہوں۔ بہرحال مجدد کے لئے دعویٰ لازم نہیں اس کے کام سے اس کے مجدد ہونے کی شناخت ہوتی ہے۔ مرزا غلام احمد نے مجدد سے لے کر مہدی، مسیح، نبی، رسول، کرشن، گورونانک، رودر گوپال ہونے کے دعوے تو بہت کئے مگر ان کے ناہموار قد پر ان میں سے ایک بھی دعویٰ صادق نہیں آیا۔

دجال کی آمد:

س:...... دجال کی آمد کا کیا صحیح حدیث میں کہیں ذکر ہے؟ اگر ہے تو وضاحت فرمائیں؟

ج:...... دجال کے بارے میں ایک دو نہیں بہت سی احادیث ہیں اور یہ عقیدہ امت میں ہمیشہ سے متواتر چلا آیا ہے۔ بہت سے اکابر امت نے اس کی تصریح کی ہے کہ خروج دجال اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کی احادیث متواتر ہیں۔

http://www.khatme-nubuwwat.org

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

سرپرست اعلیٰ
حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

سرپرست
حضرت سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

جلد: ۲۱
۶ تا ۱۲ جمادی الثانی ۱۴۲۳ھ بمطابق ۱۹ تا ۲۲/ اگست ۲۰۰۲ء
شمارہ: ۱۲

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

اس شمارے میں

اداریہ 4
فریضۂ حج 6
(نجابت سلطانہ قریشی سہام)
خطیب لاثانی امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ 8
(مولانا نذیر احمد تونسوی)
کلمہ طیبہ اور قادیانی 13
(مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ)
برمنگھم ختم نبوت کانفرنس خصوصی رپورٹ 17
(رپورٹ: م-ج-خ)

مجلسِ ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلال پوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

سید اطہر عظیم
سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ
ٹائٹل وتزئین: محمد ارشد خرم محمد فیصل عرفان

زرتعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

زرتعاون اندرون ملک

فی شمارہ: ۷ روپے
ششماہی: ۱۷۵ روپے سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
اکاؤنٹ نمبر 363-8 اور اکاؤنٹ نمبر 927-2
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi
Ph: 7780337 Fax:7780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲۔۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

لندن آفس:
35,Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

ختم نبوۃ

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سترہویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا کامیاب انعقاد

الحمدللہ! اللہ رب العزت نے محض اپنے فضل وکرم سے یورپ کے قلب برطانیہ میں ختم نبوت کے نام پر جمع ہونے والے اپنے بندوں کے اخلاص کی لاج رکھتے ہوئے سترہویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم کو عظیم الشان کامیابی سے ہمکنار کیا اور گزشتہ سالوں کے مقابلہ میں اس سال اس اجتماع کی کامیابی کو دوچند کردیا۔ گیارہ ستمبر کے واقعہ کے بعد منعقد ہونے والی یہ پہلی ختم نبوت کانفرنس تھی۔ یورپ میں اسلام کے خلاف بڑھتے ہوئے متعصبانہ رویہ کے بعد مختلف اسلامی تنظیموں پر جہاں مشکلات کا دروازہ کھلا وہاں مسلمانوں کو عموماً یکطرفہ طور پر دہشت گرد گردانا جانے لگا۔ ان حالات میں سترہویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کے لئے ۴/ اگست کی تاریخ کا اعلان ہوا۔ کانفرنس کے انعقاد سے کچھ عرصہ قبل حضرت امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ العالی برطانیہ تشریف لے گئے۔ چندروز کے وقفہ سے حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری' مولانا محمد اکرم طوفانی اور اللہ وسایا بھی لندن پہنچ گئے۔ کانفرنس کی تیاری کے سلسلے میں ان حضرات نے برطانیہ کے مختلف شہروں کا دورہ کرکے مختلف مساجد اور اسلامک سینٹروں میں مسلمانوں سے خطابات کئے' علماً کرام سے ملاقاتیں کیں اور انہیں کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی اور اس کے لئے تیار کیا۔ حسب معمول چندروز کے مختصر سے وقت میں برطانیہ بھر میں ان علماً کرام کی دعوت نے عقیدۂ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے تحفظ کے جذبات سے مسلمانوں کے قلوب کو سرشار کردیا اور لوگوں نے کانفرنس میں شرکت کے لئے تیاری شروع کردی۔ جامع مسجد برمنگھم حسب سابق اس کانفرنس کا مقام انعقاد تھی۔ یہ وہ مقام ہے جہاں چندسال قبل تک حضرت حکیم العصر مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید نوراللہ مرقدہ کے بیانات مسلمانوں کے قلوب کو گرمایا کرتے تھے اور اس کے نتیجہ میں وہ بے ساختہ اپنے آپ کو عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے عظیم مشن کے رضاکار بننے کے لئے پیش کردیا کرتے تھے' یہ وہ بابرکت مقام ہے جہاں حضرت امیر مرکزیہ قطب العالم شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم العالیہ آج بھی اپنے انفاس طیبات سے مردہ قلوب کو روحانی طور پر نئی زندگی عطا فرماتے ہیں' اسی مقام پر قطب وقت سیدالاولیاً حضرت اقدس سید نفیس شاہ الحسینی مدظلہ العالی کی زیارت وصحبت زائرین کو اللہ کے دھیان جیسی دولت عظمیٰ بخشتی ہے۔ اللہ اللہ کرکے ۴/ اگست آئی۔ مسلمانوں کا ایک ٹھاٹھیں مارتا سمندر تھا جو جامع مسجد برمنگھم کی طرف رواں دواں تھا۔ صبح ہی سے پورے ملک سے مختلف کوچوں کے ذریعہ شرکاء کانفرنس کی آمد کا سلسلہ جاری تھا۔ برمنگھم کی یہ وسیع وعریض جامع مسجد جو ہزاروں نمازیوں کے لئے کافی ہوتی ہے' آج اپنی تنگ دامنی کا شکوہ کرتی نظر آرہی تھی۔ عقیدۂ ختم نبوت کے جاں نثاروں کی اس خطۂ زمین پر موجودگی کے باعث یقیناً یہ خطۂ زمین کے دیگر خطوں پر فخر کا اظہار کررہا ہوگا۔ آج کے دن یورپ میں اسلام کی فتح وسربلندی کے ترانوں کی گونج سنائی دے رہی ہے۔ ہواؤں نے بتادیا ہے کہ آج یہاں سے دم ساد ھے گزرنا ہے کہ آج یہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس پر اپنی جان' مال' عزت وآبرو' والدین' عزیز واقارب اور بیوی' بچوں کو قربان کرنے والے عشاق جمع ہیں' بادلوں نے طے کرلیا ہے کہ اس خطۂ زمین کو اپنے سایہ سے اس وقت تک ڈھانپے رکھنا ہے جب تک محبان محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہاں موجود ہیں۔ آج اس ماحول اور ان حالات میں اس کانفرنس کا آغاز ہوتا ہے کہ مسلمانان یورپ ایک مرکز پر کھنچ کر جمع ہوچکے ہیں اور وہ مرکز ہے عقیدۂ ختم نبوت کی سربلندی اور سارقین ختم نبوت قادیانیوں کا سدباب۔ کانفرنس کی صدارت حسب معمول مخدوم العلماً قطب العالم شیخ المشائخ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم العالیہ نے فرمائی جبکہ کانفرنس کے مقررین مدرس حرم کعبہ حضرت مولانا محمد مکی حجازی' مولانا عزیز الرحمن جالندھری' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا منظور احمد الحسینی' مولانا عبدالحلیم لکھنوی' مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر' مولانا ڈاکٹر خالد محمود سومرو' مفتی محمد اسلم' مولانا عبدالمجید انور' مولانا محمد اقبال رنگونی' مولانا عبدالرشید' مولانا اکرام الحق ربانی' مولانا مشتاق الرحمن (جرمنی)' حاجی عبدالحمید (بیلجیئم) اور اللہ وسایا نے اردو میں' قاری اسمٰعیل رشیدی' مولانا ریاض احمد' مولانا فضل داد' مولانا سلیم دھورات نے انگریزی میں جبکہ مولانا امدادالحق نے بنگلہ زبان میں اپنی تقاریر کے ذریعہ عقیدۂ ختم نبوت' علامات مسیح علیہ السلام' علامات مہدی علیہ الرضوان' اسلام امن وسلامتی کا پیغام' اتحادوقت کی اہم ضرورت' قادیانیت اور عالم اسلام' قادیانیوں کے عقائد' جھوٹے مدعیان نبوت' جھوٹے مسیح اور مہدی جیسے موضوعات پر اظہار خیال کرتے ہوئے ان موضوعات پر اپنی گراں قدر تحقیقات سے سامعین کی معلومات میں اضافہ کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی ایمانی قوت مزید قوی

کرنے کی پوری سعی کی۔ اس موقع پر عوام الناس کا جوش وخروش دیدنی تھا۔ علماء کرام نے قادیانیوں کے دجل وفریب کا خوب خوب پردہ چاک کیا۔ یہ کانفرنس بلا مبالغہ مسلمانوں کی شوکت کا نشان تھی جبکہ قادیانیوں کے لئے نشان عبرت تھی۔ وہ قادیانی جو پاکستان کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کا دعویٰ کرتے نہیں تھکتے تھے ایک وقت آیا کہ خود ان کے سربراہ کو پاکستان چھوڑ کر بھاگنا پڑا اور برطانیہ میں پناہ لینی پڑی اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا تماشہ دیکھئے کہ وہ جگہ جہاں اسلام کی تباہی کے منصوبے بنتے تھے وہاں آج ہزاروں جاں نثاران ختم نبوت اور ناموس رسالت کے پاسبانوں کی موجودگی اس بات کا بین ثبوت بن چکی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے یورپ کے قلب میں اسلام کو عظمت اور سربلندی عطا فرمائی ہے اور عقیدۂ ختم نبوت کے پرچم کو بلندیوں سے نوازا ہے۔ کانفرنس کی دو نشستیں پورے تزک واحتشام سے منعقد ہوئیں۔ کانفرنس کی کامیابی نے پورے یورپ کے مسلمانوں کو ایک نئے عزم اور حوصلہ سے نوازا ہے۔ اب انہیں اس حقیقت کا احساس ہو چکا ہوگا کہ اسلام اس وقت پوری دنیا کی عموماً اور یورپ کی خصوصاً ضرورت بن چکا ہے کیونکہ مختلف مذاہب میں امن وسکون کے متلاشی افراد اپنی تلاش میں ناکام ہو کر اب اسلام کے دامن امن وسکون میں پناہ حاصل کر رہے ہیں۔ اب وہ کھلے بندوں یہ کہہ سکتے ہیں کہ اسلام ہر قسم کے ظلم وتشدد کی بھرپور مذمت کرتا ہے اور اس کی تعلیمات امن وآشتی کے فروغ کی داعی ہیں۔ وہ مغربی ممالک کے عوام کو یہ دعوت دے سکتے ہیں کہ وہ ہر قسم کے تعصب اور پروپیگنڈا سے عاری اور خالی الذہن ہو کر کھلے دل سے اسلام کا مطالعہ کریں اور اس کی عالمگیر تعلیمات اور ابدی پیغام کو قبول کر کے دنیا وآخرت میں فلاح وخیر کے حقدار بنیں۔ اس کانفرنس کے کامیاب انعقاد پر برطانیہ سمیت پورے یورپ کے مسلمان مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اس کانفرنس کے ذریعہ اسلام کے حوالے سے یورپ میں پائے جانے والے منفی تاثر کو دور کرنے میں بہت مدد ملے گی۔ کانفرنس کے ذریعہ اس بات کی بھی وضاحت ہوگئی کہ امریکہ، برطانیہ اور دیگر یورپی ممالک میں اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں پائے جانے والے منفی تاثر کی ایک اہم وجہ ان کے خلاف قادیانیوں کا منفی پروپیگنڈا ہے جنہوں نے اپنے مفادات کے حصول کے لئے مغربی ممالک کو اسلام اور مسلمانوں سے بدظن کرنے کی ناپاک جسارت کی ہے اور اس مقصد کے حصول کے لئے ان کا ٹی وی چینل اور انٹرنیٹ پر ان کی مختلف ویب سائٹیں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف زہر اگلنے میں مصروف ہیں۔ بہرحال اس کانفرنس کی عظیم الشان کامیابی یورپ میں اسلام کی ترویج کی سمت میں ایک اہم قدم ہے۔ اس قسم کی کانفرنسیں انشاء اللہ یورپ میں اسلام کے ابدی اور عالمگیر پیغام کی ترویج میں معاون ثابت ہوں گی۔

قرآن وحدیث میں تحریف اور رام مندر کی تعمیر کی تحریک

بعض اخباری اطلاعات کے مطابق بھارت کی انتہا پسند ہندو جماعت ویشوا ہندو پریشد نے ۷/ستمبر سے بابری مسجد کی جگہ رام مندر کی تعمیر کی تحریک کے دوسرے مرحلہ کو شروع کرنے کا اعلان کرتے ہوئے قرآن پاک اور احادیث میں تحریف کا مطالبہ کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ (معاذ اللہ) ان سے بھارت میں نقص امن کا خطرہ ہے' اس تحریف کے سلسلے میں انہوں نے قرآن پاک کی ان بیس آیات کی فہرست بھی جاری کی ہے جن میں بقول ان کے کفار سے نفرت کی تعلیم دی گئی ہے' اس موقع پر ویشوا ہندو پریشد کے جنرل سیکریٹری گاڑیہ نے کہا کہ وہ چاہتے ہیں کہ بھارتی پارلیمنٹ رام مندر کی تعمیر کے لئے قانون بنائے۔

ویشوا ہندو پریشد کا مذکورہ مطالبہ جس قدر شر انگیز ہے اس کے بارے میں کسی تبصرہ کی ضرورت نہیں۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ قادیانیوں کی مذہبی کتب میں ہندوؤں' عیسائیوں اور دیگر غیر مسلموں کے خلاف انتہائی نفرت انگیز اور اشتعال آمیز زبان استعمال کی گئی ہے اور ان مذاہب کے عقائد' احکامات اور مذہبی پیشواؤں کو تضحیک کا نشانہ بنایا گیا ہے لیکن آج تک ان مذاہب کی جانب سے ان کتب پر پابندی کا مطالبہ سامنے نہیں آیا۔ ہندوؤں نے آج تک قادیانیوں کی کتب پر پابندی یا ان میں تحریف کا مطالبہ نہیں کیا حالانکہ اگر وہ یہ مطالبہ کرتے تو وہ اس میں حق بجانب ہوتے لیکن انہوں نے مطالبہ کیا تو قرآن وحدیث میں تحریف کا اور اس کے لئے اپنے زعم میں انہوں نے بیس آیات بھی پیش کر دیں۔ انہوں نے یا جس نے انہیں اس تحریف کے لئے آیات منتخب کر کے دیں' قرآن کریم کو پڑھا ہی نہیں ہے ورنہ انہیں معلوم ہوتا کہ اسی قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے یہ بھی اعلان فرما دیا ہے کہ یہ قرآن اللہ تعالیٰ ہی کا نازل کردہ ہے اور اللہ تعالیٰ ہی اس کی حفاظت فرمائیں گے۔ اب جو شخص بھی قرآن پاک میں تحریف کا ارادہ کرے گا وہ گویا اللہ تعالیٰ کی محافظت کو توڑنے کی کوشش کر کے اللہ تعالیٰ سے اعلان جنگ کرے گا اور اس سے لڑائی مول لے گا۔ سو ایسی صورت میں جو اس کا انجام ہوگا وہ ابرہہ کے انجام سے مختلف نہ ہوگا۔ اب اگر ویشوا ہندو پریشد نے اپنی ہندو قوم کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کا تہیہ کر ہی لیا ہے تو وہ بدترین انجام کے لئے تیار رہے' بے شک اللہ تعالیٰ کی پکڑ بہت سخت ہے۔ رہا بابری مسجد کی جگہ رام مندر کی تعمیر کے دوسرے مرحلہ کو شروع کرنے کا مسئلہ' تو یہ بات یاد رہنی چاہئے کہ مسلمانوں نے تو انسانیت نوازی کی مثال قائم کرتے ہوئے ہمیشہ دوسرے مذاہب کی عبادت گاہوں کی حفاظت کی جبکہ ان مذاہب نے مسلمانوں کی مساجد کو توڑا اور ان کی جگہ اپنی عبادت گاہیں تعمیر کیں' جس کی ایک مثال بابری مسجد کی جگہ رام مندر کی تعمیر ہے۔ اب فیصلہ آپ خود کیجئے کہ کون سا مذہب حقیقی معنیٰ میں انسانیت نواز ہے اور کون سا انسانیت دشمن؟ کون سا مذہب انسانی حقوق کا حقیقی علمبردار ہے اور کون سا انسانی حقوق کا غاصب؟

ختم نبوۃ

فریضۂ حج

اللہ جل شانہ کے ہر حکم میں اتنی حکمتیں ہیں کہ ان میں سے بہت سی مصالح تک ہماری ناقص عقول کی رسائی بھی نہیں ہے۔ ہر حکم خداوندی میں جتنا غور وفکر کیا جائے روز بروز نت نئے اور زیادہ سے زیادہ فوائد سمجھ میں آتے رہتے ہیں۔ ہر شخص اپنی فہم کے مطابق غور اور عمل کرکے احکامات الٰہی سے مستفید ہوسکتا ہے۔ انہی احکامات میں شامل حج بیت اللہ ادا کرنے سے ایک طرف تو فریضہ کی ادائیگی ہوتی ہے اور دوسری طرف ان گنت دیگر فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں۔ بیت اللہ شریف شعائر اللہ میں سے ہے' اس لئے اس کی زیارت' اس کا طواف اور اس کی تعظیم کرنا یوں سمجھ لیں کہ اللہ تعالیٰ کی تعظیم کرنا ہے۔ ابتدا سے ہر ملت کے لئے ایک اجتماع کا دن کسی نہ کسی شکل میں مقرر رہا ہے' جس میں ادنیٰ اور اعلیٰ کو ملنے کا موقعہ ملتا ہے۔ حج بھی امت مسلمہ کے لئے جمع ہونے' ان کی عظمت ظاہر ہونے اور ان کے دین کی تعظیم کا دن ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"ہم نے اس گھر (بیت اللہ) کو لوگوں کے لئے رفع اور ان کے لئے امن کی جگہ بنایا ہے۔"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"اپنے مشاعر پر قائم رہو کیونکہ تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی وراثت سے تم کو ملا ہے۔"

منیٰ' عرفات' مزدلفہ' منیٰ اور مکہ معظمہ میں مختلف دنوں میں افعال حج سرانجام دینا بھی ایک سہولت اور فائدہ ہے ورنہ ایک ہی وقت میں ان مقامات پر تمام افعال کی ادائیگی مشکل ہوتی۔ حج میں ایسے اعمال موجود ہیں جن کو ادا کرنے والا موحد بنتا ہے' کیونکہ زمانہ جاہلیت میں شرک کی آمیزش زیادہ ہوتی تھی' اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شرک سے پاک حج کے طریقے بتائے۔ مختلف مسلم

عجائب سلطانہ قریشی سہام

ممالک چاہیں تو حج کے دوران مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لئے کوئی مشترکہ لائحہ عمل تیار کرسکتے ہیں۔ عسکری زندگی' جو اسلام کا خصوصی شعار ہے' حج کے دوران پوری طرح سے کارفرما ہوتی ہے۔

مکہ مکرمہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مولد ہے اور مدینہ طیبہ ہجرت کا گھر ہے' جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ اقدس اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد ہے۔ یہاں اسلام کے سنہرے دور میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم غالب اور فاتح کی حیثیت سے رہے اور اپنے اخلاق حسنہ کی خوبی اور وسعت سے اسلام کے نور کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچایا۔ سفر حج میں ان دونوں شہروں کی زیارت سے دونوں ادوار کی یاد تازہ ہوتی ہے' گویا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کرنے والوں کے لئے حج ایک امتحان ہے کیونکہ سچی محبت کرنے والے سب چیزوں کو خیرباد کہہ کر نکل کھڑے ہوتے ہیں اور سفر حج میں پیش آنے والی تکالیف ومصائب کی پرواہ نہیں کرتے' جبکہ بعض بدنصیب' جو اغراض نفسانی کے بندے ہیں' وہ سینکڑوں بہانے بنا کر حج جیسی دولت سے محروم رہ جاتے ہیں۔

تمام امت مسلمہ کا اس پر اجماع ہے کہ نماز' روزہ اور زکوٰۃ کی طرح حج بھی اسلام کا ایک رکن ہے' جو فرض عین ہے۔ حج ایک ایسا فریضہ ہے جس کی فرضیت قرآن کریم' احادیث مبارکہ اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ سورۂ آل عمران کی آیت نمبر ۹۷ کے مطابق ہر اس عاقل بالغ مرد اور عورت پر حج فرض ہے جو مقامات حج تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو۔ حج فرض کرنے کے ساتھ ساتھ استطاعت کے باوجود اسے ادا نہ کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ تمام جہانوں سے بے نیاز ہے۔"

ارشاد نبوی ہے:

"اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے' پس حج کرو۔" (مسلم' نسائی)

ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ:

"حج عمر میں صرف ایک مرتبہ فرض ہے' جو ایک سے زیادہ مرتبہ حج کرے وہ نفلی حج ہے۔" (ابوداؤد' نسائی)

خواہ مرد ہو یا عورت' جس میں حج فرض ہونے کی تمام شرائط پائی جائیں' اس پر حج کرنا فرض ہو جاتا ہے۔ جہاں تک استطاعت کا تعلق ہے' وہ مردوں کے لئے دو طرح سے ہوتی ہے یعنی مالی استطاعت اور بدنی استطاعت جبکہ عورتوں کے لئے ان دو کے علاوہ تیسری طرح کی استطاعت کا ہونا بھی ضروری ہے اور وہ یہ کہ ان کے ساتھ حج کے دوران خاوند یا کوئی ایسا رشتہ دار ہو' جس کے ساتھ تاحیات نکاح نہ ہو سکے' یعنی محرم یا خاوند کا ساتھ ہونا ہر عاقل' بالغ عورت کے لئے حج کے فرض ہونے کے لئے شرط ہے' اگرچہ وہ بوڑھی ہی کیوں نہ ہو' یوں سورۃ آل عمران کا اس عورت پر اطلاق نہیں ہوگا اور وہ صاحب استطاعت شمار نہیں ہوگی جسے ساتھ لے جانے کے لئے خاوند یا محرم میسر نہ آسکے اور فریضہ حج کی عدم ادائیگی کی صورت میں اس سے باز پرس نہیں ہوگی۔

بحیثیت مسلمان چاہے مرد ہو یا عورت' ہر ایک کا جی چاہتا ہے کہ وہ اللہ کے گھر کی زیارت کرے' افعال عمرہ و حج ادا کرنے کی سعادت حاصل کرے اور مدینہ پاک جا کر روضۂ اقدس اور مسجد نبویؐ میں حاضری دے' ان میں ایک تو وہ مرد و زن ہوتے ہیں جو مالی اور بدنی استطاعت کے حامل ہوتے ہیں' مالی استطاعت سے مراد یہ ہے کہ وہ واجبات حج کے علاوہ ڈیڑھ ماہ کا گھریلو خرچ بھی رکھتے ہوں اور بدنی استطاعت سے مراد یہ ہے کہ وہ صحت مند ہوں اور کسی ایسی بیماری میں مبتلا نہ ہوں جو مناسک حج ادا کرنے میں رکاوٹ بنے' بعض خواتین کی بغیر استطاعت کے حج کرنے اور مدینہ پاک جا کر حاضری دینے کی آرزو ہوتی ہے۔ بات دراصل بلاوے کی ہے' جس روح نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پکار کے جواب میں "لبیک اللھم لبیک" پڑھ لی ہے اسے بہرکیف حاضری کے لئے جانا ہوگا۔

خواتین کی معلومات میں اضافے کے لئے گزارش ہے کہ بعض لوگ آج بھی کہتے ہیں کہ حج مشکلات کا دوسرا نام ہے' جبکہ یہ کہاوت بہت پرانی ہو چکی ہے' یہ اس وقت کی بات ہے جب کئی کئی ماہ کے پیدل سفر ہوتے تھے۔ آج کے جدید دور میں سعودی فرماں رواؤں کے دلچسپی لینے کی وجہ سے اگر یہ کہا جائے کہ حج کے دوران گھر سے بھی زیادہ سہولتیں حاصل ہوتی ہیں تو یہ مبالغہ نہ ہوگا۔ البتہ یہ کہنا کہ اب سہولتیں ہی سہولتیں ہیں' تکالیف کا نام ونشان ہی نہیں تو اس خوش فہمی میں بھی نہیں رہنا چاہئے کیونکہ سفر آخر سفر ہوتا ہے' اس میں خلاف طبع کوئی نہ کوئی کام ضرور ہوتا ہے' اس کا حل یہ ہے کہ نہ صرف مناسک حج وغیرہ بلکہ انتظامی امور کے بارے میں بھی پوری معلومات حاصل کر کے حج کا سفر اختیار کرنا چاہئے' تاکہ ہر پیش آنے والی متوقع تکلیف کا حل پہلے ہی سے معلوم ہو جائے۔

حج ۲۰۰۳ء کے لئے وزارت مذہبی امور نے نئی حج پالیسی کا اعلان کر دیا ہے۔ درخواستوں کی وصولی ۱۵/ جولائی سے شروع ہو چکی ہے۔ ریگولر اور اسپانسر شپ اسکیم کے علاوہ تیسرا طریقہ اوپن حج اسکیم کہلاتا ہے جس میں پاسپورٹ ٹکٹ وغیرہ تمام چیزوں کا انتظام خود کرنا پڑتا ہے' وزارت مذہبی امور مقررہ سروس چارجز وصول کر کے درخواست قبول کرتی ہے اور ویزہ لگوا کر دینا بھی وزارت مذہبی امور کے ذمہ ہوتا ہے۔ آخری تاریخ گزرنے کے بعد ۵ ہزار روپے لیٹ فیس جمع کرا کر اجازت حاصل کرنا پڑتی ہے' اس لئے شروع ہی میں واجبات حج جمع کرا کے رسید حاصل کر لینا چاہئے اور اوپن حج کے خواہشمندوں کو کم فیس میں پاسپورٹ بنوا لینا چاہئے۔

ریگولر اسکیم کی درخواست دینے والی خواتین کو چاہئے کہ ایسے محرم کے ساتھ درخواست جمع کرائیں جس نے پہلے حج نہ کیا ہو' کیونکہ ریگولر اسکیم کے تحت کسی بھی حاجی کو دوبارہ حج کرنے کی اجازت نہیں ہوتی' خواہ وہ محرم کے طور پر جانا چاہے یا علیحدہ جائے۔ البتہ اسپانسر شپ اسکیم کے تحت ایسی کوئی پابندی نہیں یعنی اگر محرم نے پہلے بھی حج کیا ہو تب بھی وہ دوبارہ کسی خاتون کے محرم کے طور پر حج کر سکتا ہے۔ مسئلہ کی رو سے اگر ساتھ جانے کے لئے خاوند یا حقیقی رشتہ کا محرم نہیں ملتا تو اگلے سال تک انتظار کرنا چاہئے کیونکہ ایسی صورت میں خواتین پر حج فرض ہی نہیں ہوتا۔ بعض خواتین محلّہ داروں یا دیگر افراد کو دین و دنیا کا بھائی' چچا وغیرہ ظاہر کر کے حج پر جانے میں کامیاب ہو جاتی ہیں اور وہ اس کو بہت معمولی بات سمجھتی ہیں۔ انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ ایک تو شرعاً یہ کام درست نہیں' دوسرے یہ کہ تقریباً پینتیس دن اکٹھا رہنے سے فتنہ میں مبتلا ہونے کا خوف ہونے کے علاوہ آپس میں بدمزگی بھی پیدا ہو سکتی ہے' ایسا ہر مرد وہاں پہنچ کر وہ تعاون یا مدد نہیں کر سکتا جو کہ حقیقی محرم کر سکتا ہے۔

حج پاسپورٹ پر لگانے کے لئے تقریباً چار تصویریں اور چھ اضافی تصویریں ساتھ لے جانے کے لئے بنوا لینی چاہئیں۔ سفر حج اور انتظامی امور جو وزارت مذہبی امور انجام دیتی ہے یا جو سعودی حکومت کرتی ہے' ان کے بارے میں مکمل آگاہی حاصل کرنا بے حد ضروری ہے۔ درخواست دیتے ہی حج و عمرہ اور دوسری عبادات کی ادائیگی کے طریقے ضرور سیکھ لینے چاہئیں تاکہ آپ کا حج' حج مبرور بن سکے یعنی ایسا حج جس میں کوئی غلطی نہ ہو۔

خطیب لاثانی امیر شریعت

سید عطآ اللہ شاہ بخاریؒ

مولانا نذیر احمد تونسوی

کشادہ پیشانی' بھرا ہوا روشن گول چہرہ' قرون اولی کے مسلمانوں کا نقش ثانی' شربتی آنکھوں میں سرخ ڈورے بھنویں ہلکی' پلکیں لانبی' نظر عقابی جن سے غیرت وخودداری اور مومنانہ فراست کی کرنیں پھوٹ رہی ہوں' دراز قامت' دوہرا جسم' چوڑا سینہ' مضبوط شانے' جرأت وشجاعت کے غماز سرخ گندمی رنگ' گھنے اور گھنگریالے بال مگر سنت نبویؐ کی مثال' سفید داڑھی جیسے انوار صبح کا سماں' سیاہ زلفوں میں روشن چہرہ جیسے ظلمت شب میں ماہتاب' یہ ایک ایسی شخصیت کا چہرہ ہے جس نے اپنی پوری زندگی برصغیر سے انگریز سامراج کے انخلاء کے لئے وقف کردی تھی' جس نے دار و رسن کے تمام مراحل طے کئے' جیل کی تنگ و تاریک کوٹھریاں بھی جس کے پایۂ استقلال کو متزلزل نہ کرسکیں' جس نے اپنے فن خطابت سے فرنگی ایوانوں میں آگ لگادی' وہ بطل حریت' جہاد آزادی کا عظیم سرخیل امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ہے۔

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ۲۳/ستمبر ۱۸۹۱ء کو پٹنہ صوبہ بہار (بھارت) میں پیدا ہوئے' ننھیال نے آپ کا نام سید شرف الدین احمد اور ددھیال نے آپ کا نام سید عطاء اللہ رکھا' آپ کا سلسلہ نسب ۳۶ ویں پشت میں نواسۂ رسول سیدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے جاملتا ہے۔

شاہ جیؒ نے ابتدائی تعلیم اپنے نانا سے حاصل کی اور قرآن کریم بھی انہی سے حفظ کیا اور فن قرأت قاری سید عمر عاصم عرب سے سیکھا' پٹنہ سے پنجاب منتقل ہوئے تو راجووال میں قاضی عطا محمد کے مدرسہ میں پڑھتے رہے۔ ۱۹۱۴ء کو جب امرتسر آگئے تو وہاں نور احمد امرتسری سے قرآن کریم کی تفسیر پڑھی' فقہ اور اصول فقہ کی تعلیم مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی سے اور حدیث کی تعلیم مولانا مفتی محمد حسن امرتسریؒ بانی جامعہ اشرفیہ لاہور سے حاصل کی۔

روحانی تربیت کے لئے پہلے پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ اور بعدازاں پیرومرشد حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کے دست حق پرست پر بیعت کی اور ثانی الذکر سے شرف خلافت سے نوازے گئے۔ جس طرح ہر بڑے انسان کی خصوصیت اس کا نام لیتے ہی حافظے کی لوح پر آجاتی ہے' اسی طرح سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا نام آتے ہی ایک عظیم اور بے مثال خطیب کا تصور ابھر کر سامنے آجاتا ہے' جس طرح قلم کا تصور بغیر تحریر کے بیکار ہے' اسی طرح شاہ جیؒ کے بغیر خطابت' اور خطابت کے بغیر شاہ جیؒ کا تصور بے رنگ رہتا ہے' دونوں آپس میں لازم وملزوم تھے' گویا شاہ جیؒ اور خطابت یار غار تھے۔ گزشتہ صدی میں برصغیر میں اردو زبان نے ان جیسا خطیب پیدا نہیں کیا' شاہ جیؒ کی ذات خطابت سے مختص تھی' وہ سراپا خطابت تھے' جہاں بڑے بڑے زبان آوروں کی متاع سخن ختم ہوجاتی' وہاں سے ان کی خطابت شروع ہوتی۔ بقول شورش کشمیری مرحوم کے: شاہ جیؒ پیدائشی خطیب تھے' انہوں نے خطابت کو اختیار نہیں کیا' بلکہ خطابت نے انہیں اختیار کیا تھا' وہ تمام محاسن ومحامد جن سے خطابت استوار ہوتی ہے' قدرت نے انہیں بکمال و تمام ودیعت کئے تھے۔

خطابت کیا ہے؟

اس سلسلہ میں شورش کشمیری مرحوم نے لکھا ہے کہ خطابت زبان کی معراج اور بیان کا معجزہ ہے' خطیب میں تخلیقی جوہر ہوتا ہے' وہ جو کچھ کہتا ہے' جس طرح کہتا ہے' اور جس گہرائی سے بولتا ہے' اس کی مثال ایک جادو کی طرح ہے کہ سامعین کے دل و دماغ مبہوت ومسحور ہوجاتے ہیں' اس کے الفاظ و معانی اگرچہ وہی ہوتے ہیں جو زبان کا خزینہ اور لغت کا سفینہ ہیں' ان کا حسن یہی ہے کہ خطیب بولتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ دماغوں سے اٹھا کر دلوں میں اتار رہا ہے اور عوام محسوس کرتے ہیں کہ ان کی متاع گمشدہ

انہیں مل رہی ہے' وہ ان جواہر پاروں سے دامن بھر رہے ہیں جن کی تلاش میں تھے' خطیب کا اچھوتا تصور عطیہ الٰہی ہوتا ہے' اس کے الفاظ ذہنوں میں بیٹھتے چلے جاتے ہیں' خطیب اپنے فن کی مملکت کا شہریار ہے' جو ذہنوں پر فرماں روائی کرتا ہے اور میکدہ عوام کا گویا پیر مغاں ہے جس کے پیمانوں کی گردش تشنہ کاموں کی پیاس بجھاتی ہے' خطابت آن واحد میں قرنوں کا سفر کرتی ہے اور کہیں سے کہیں لے جاتی ہے' کبھی ماضی میں پہنچا دیتی ہے تو کبھی فرائے بھرتی ہوئی مستقبل کی طرف بڑھ جاتی ہے' اس کے لئے گردش زمانہ نہیں' وہ لیل ونہار کے طلوع وغروب سے آزاد ہے' وہ انسانی مجمعوں کو اکائی میں ڈھالتی اور آواز کی لہروں کے ساتھ ماضی حال اور مستقبل میں گھماتی پھراتی ہے۔ خطابت کی سب سے بڑی خوبصورتی تصور کی پرواز ہے' بالفاظ دیگر خیالات کی پرواز کا نام خطابت ہے کہ ایک انسان کی آواز ان گنت انسانوں کا مافی الضمیر بن جاتی ہے اور ہر انسان سمجھتا ہے کہ میرے دل کی بات ہو رہی ہے:

دیکھنا تقریر کی لذت کہ جو اس نے کہا
میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے

الغرض خطابت لسانی اعجاز کا خمیر ہے۔

شاہ جیؒ نے تقریروں کا آغاز تو کم عمری ہی میں کر دیا تھا' لیکن یہ تقریریں زیادہ تر مذہبی نوعیت کی ہوتی تھیں' امیر شریعتؒ کی جس تقریر کو پہلی سیاسی تقریر کہا جا سکتا ہے وہ دسمبر ۱۹۱۹ء کی وہ تقریر ہے جو انہوں نے امرتسر کانفرنس میں کی' جس میں مولانا ابوالکلام آزادؒ مولانا محمد علی جوہرؒ مولانا شوکت علیؒ حکیم محمد اجمل خان اور گاندھی جی جیسے قومی رہنما موجود تھے۔

پہلی جنگ عظیم کے بعد جب انگریزوں نے ہندوستان میں رولٹ ایکٹ نافذ کیا تو ہندوستانی عوام میں غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی' جس کا نتیجہ جلیانوالہ باغ کے حادثے کی شکل میں رونما ہوا' ان حالات نے شاہ جیؒ کو سیاست میں لا کھڑا کیا۔

امیر شریعتؒ برصغیر میں خطابت کے افق پر صبح خنداں کا اجالا بن کر چمکے' انہیں وقت ٹھہر ٹھہر کر ہوائیں رک رک کر سنتی تھیں' وہ انسانی عقلوں کا شکار کرتے تھے' اور لاکھوں کے اجتماع کو اپنے زور بیان سے پلٹ دیتے تھے' اور یہ کمال برصغیر میں صرف انہیں کو حاصل تھا کہ نماز عشاء کے بعد تقریر شروع کر کے اذان فجر تک بولتے اور مجمع مبہوت بیٹھا سنتا رہتا' ان میں عوام کے دماغوں سے کھیلنے کا جوہر تھا' وہ اپنے الفاظ کو خیالات کا لباس پہنا کے خطابت میں حسن و جمال پیدا کرتے' ان کی خطابت میں الفاظ کی مینا کاری اور قرآن وسنت کی گلباری دلوں کو اچھالتی اور دماغوں کو اجالتی' لوگوں کے ذہنوں میں پاکیزہ تصور پیدا ہوتا' وہ اپنے خیالات کو فصاحت و بلاغت کے بہترین لباس میں پیش کر کے عوام کے دل و دماغ پر حکمرانی کرتے' انسانوں کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کو پل بھر میں رلا دینا اور روتے ہوئے مجمع کو پل بھر میں ہنسا دینا آپ کے فن خطابت کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا' دوران خطابت برجستہ گوئی اور اشعار و لطائف کا ایسا برمحل استعمال کرتے کہ محسوس ہوتا کہ شاید یہ اسی موقع کے لئے کہے گئے تھے۔ بسا اوقات ان کے زور بیان سے سامعین کو دھوکا ہوتا کہ وہ ان کے ساتھ گویا قرن اول کے مجاہدات کا سفر طے کر رہے ہیں' ان کے موضوع ہمیشہ ہی وسیع رہے' نہ وہ خود تھکتے اور نہ سامعین کو تھکاوٹ کا احساس ہونے دیتے' گویا انہوں نے سامعین کی نیندوں کو اپنی سحر بیانی سے خرید لیا تھا' ان کی کوئی تقریر بھی دو گھنٹے سے کم میں ختم نہ ہوتی' جوانی میں لگاتار چار چار' چھ چھ گھنٹے تک مسلسل بولتے' اور لوگ محو حیرت ہوتے' بیشتر تقریریں رات ۹ بجے سے شروع ہو کر اذان فجر تک جاری رہتیں' آخری عمر میں کرسی پر بیٹھ کر' بیماری کے سبب بعض مقامات پر چارپائی پر لیٹ کر کئی گھنٹے تقریر کی' اور مجمع تھا کہ نقش کالحجر نظر آتا' ان کی خطابت کی سب سے بڑی کامیابی کا راز اپنے افکار و خیالات سے ان کا سچا عشق تھا جو لوگوں کے جذبے کو محیط تھا' ان کی آواز کا حسن لوگوں کے چہروں پر دمک اٹھتا' وہ اپنی خطابت کے ذریعہ دماغوں کو منایا نہیں بلکہ فتح کیا کرتے تھے' اور یہ فتح اس لئے حاصل ہوتی کہ وہ اپنے افکار و نظریات کی صداقت کو سامعین کے دلوں میں اتار دیتے' اور سامعین بادۂ سخن سے سرشار ہو جاتے اور ان کے چہرے صدا دیتے ہوتے محسوس ہوتے کہ:

خم لگا دے میرے منہ سے تیرے میخانہ کی خیر
ایک دو جام سے ساقی میرا کیا ہوتا ہے

امیر شریعتؒ کی خطابت کو اپنے افکار و خیالات سے سچا عشق تھا جس کے سبب وہ اپنے خیالات کو سامعین کے دلوں میں اتارنے میں کامیاب رہتے اور ہر آدمی ان کی خطابت کو اپنے دل کی آواز محسوس کرتا' اور ان کے ساتھ چل پڑتا' وہ اپنے مخاطبین کو سوچنے کا موقع ہی نہیں دیتے تھے' اس تیزی سے سامعین کو اپنے ساتھ بہا لے جاتے کہ ان میں حرکت یا جذبے کے سوا کوئی چیز باقی نہ رہتی' اس سلسلہ میں سب سے بڑی بات عوام سے ان کی محبت تھی' وہ عوام میں گھلتے ملتے اور انہیں جھنجوڑتے جگاتے' ان کے لہجے میں تحکم تھی' درشتی نہیں تھی' غصہ تھا' انتقام نہیں تھا' وہ الفاظ کی اصل طاقت

ختم نبوۃ

کو جانتے تھے انہیں اس بات کا احساس تھا کہ ہر بات جو زبان سے ادا ہوتی ہے وہ بقول امام شافعی پتھر سے زیادہ سخت سوئی سے زیادہ چبھنے والی ایلوا سے زیادہ کڑوی چکی کے پاٹ سے زیادہ پھرنے والی اور نوک سنان سے زیادہ تیز ہوتی ہے وہ ہر سخن گویا ترازو میں تول کر بولتے تھے ان کی خطابت میں طنز تو تھا لیکن سب و شتم نہیں تھا۔

برصغیر میں ایک تہائی صدی ان کی آواز سے معمور رہی ہے جس فیاضی سے انہوں نے ہندو پاک کی سرزمین پر اپنی خطابت کے موتی بکھیرے کوئی دوسرا خطیب اس میدان میں ان کا ہم پلہ نہیں تھا ہندو پاک کے چپے چپے پر انہوں نے اپنی بادۂ ساقی کے خم پر خم انڈھائے شاذ ہی کسی میخوار کو یہ شکایت ہو کہ عالم نشہ و سرور کی ان رعنائیوں میں اسے کوئی حصہ نہیں ملا' سال کے ۳۶۵ دنوں میں رمضان المبارک اور عیدین وغیرہ کے دن چھوڑ کر باقی تمام ایام ایسے تھے جو انہوں نے چالیس سال تک خطابت کی دشت پیمائی میں بسر کئے اس سے قید و بند کے تقریباً دس سال اگر نکال دیں تو شاہ جی نے اپنے تیس سالہ دور خطابت میں جو کچھ کہا ہے اس سے کئی دفتر مرتب ہو سکتے ہیں:

''چراغ' خون جگر سے جلائے ہیں ہم نے''

تیس سالہ خطابتی زندگی کی ۹۹ فیصد راتیں شاہ جی نے عوام سے مخاطبت میں بسر کیں' اس عرصہ میں انہوں نے اتنی تقریریں کیں کہ ان کے لئے تیاری کی ضرورت اضافی شے ہوگئی تھی' وہ جلسہ گاہ میں جانے سے ایک دو گھنٹے قبل اگر موقع ملتا تو آرام کر لیتے' پھر تازہ دم ہو کر بولتے' شاہ جی کی ایک بڑی خوبی یہ تھی کہ وہ لوگوں کے چہروں کو پڑھ کر اپنا موضوع تلاش کر لیتے تھے' پھر اس کو اس طرح اپنے خداداد فن خطابت سے سجاتے کہ ہر بول سامعین کے دل و دماغ میں اتر جاتا۔

اگر امیر شریعتؒ روایتی تبلیغی زندگی بسر کرتے تو سارا ہندوستان ان کے قدموں میں ہوتا لیکن تاریخ گواہ ہے کہ انہوں نے سالہا سال تک مذہب کے نام پر تراشے گئے بت توڑے' اس مہم میں انہیں ایسے ایسے مقامات پر جانا پڑا' جہاں مسلمان کہلانے والے تو موجود تھے لیکن ان کے نام تک مسلمانوں جیسے نہ تھے' پنجاب میں بے شمار آبادیاں ایسی تھیں جہاں مسلمانوں کو کلمہ شہادت تو ایک طرف رہا' السلام علیکم کہنا تک نہ آتا تھا' ان میں ہندومت کے زمانہ زوال کی رسمیں عقیدہ کے طور پر مروج تھیں' لوگوں میں مذہب کا نام ایک آبائی ورثہ کے طور پر رہ گیا تھا' کئی علاقوں میں غیر اللہ کی پرستش ہی کو اصل اسلام سمجھا جاتا تھا' شاہ جی نے جب ان دور افتادہ علاقوں کا قصد کیا' تو ان کی راہ میں بیسیوں رکاوٹیں اور سفری موانع پیش آئے' سفر کا ایک حصہ اگر ریل میں طے کیا تو دوسرا لاری میں' تیسرا گھوڑے کی پیٹھ پر اور چوتھا پیدل' پھر کئی دفعہ میلوں تک پیدل ہی چلتے گئے۔ بعض علاقوں میں جاتے تو وہاں کے مقامی باشندے ان کی زبان نہیں جانتے تھے' کچھ دن وہاں رہ کر مقامی لفظوں کا ایک ذخیرہ فراہم کرتے' تب ایک دلچسپ خطابتی تگ و دو کے بعد ان کے دل و دماغ کو راضی کرتے' اس باب میں انہوں نے بڑے ہی قابل قدر کارنامے سرانجام دیئے ہیں۔

امیر شریعتؒ نے ساری عمر بتان آذری کو پاش پاش کرنے میں گزار دی' کیسے کیسے بت انہوں نے اپنے زور خطابت سے توڑے' فرنگی استعمار کا بت' معاشی استحصال کا بت' قادیانیت کا بت' جاہلانہ رسوم و رواج کے بت' شرک و بدعات کے بت' طمع ساز ہوں ان پارسائی پارسائی کا بت' سیاست کے سنگ بندوں کا بت' بت شکنی کا یہ سارا عمل امیر شریعتؒ نے لا الٰہ کی تیغ براں سے سرانجام دیا' شاہ جی کی آواز میں اللہ تعالیٰ نے ایک خاص قسم کا درد و سوز بھر دیا تھا' جب وہ آیات قرآنی کی تلاوت کرتے تو نزول قرآن کا سا احساس ہوتا' مختلف مذاہب کے پیروکاروں کو قرآن کریم سننے کا ذوق و شوق شاہ جی کے جلسوں میں کھینچ لاتا اور وہ شاہ جی کی تلاوت بڑے شوق سے سنتے' تلاوت قرآن کے وقت ان پر عجیب و غریب کیفیت طاری ہو جاتی تھی اور شاہ جی خود فرمایا کرتے تھے کہ میں عمر بھر قرآن سناتا رہا ہوں' میں نے جس محاذ پر کام کیا' قرآن ساتھ رکھا اور اسے کبھی افتراق بین المسلمین کے لئے استعمال نہیں کیا' اس سے انسانوں کو لڑایا نہیں بلکہ ملایا ہے' ایک موقع پر فرمایا کہ اگر دنیا سے قرطاس و قلم ختم ہو جائیں تو بھی یہ کتاب (قرآن مجید) جوں کی توں رہے گی' یہ سینوں کی کتاب ہے' دنیا میں کسی کتاب کی اشاعت اتنی نہیں ہوئی جتنا قرآن کریم کے حافظ ہوئے ہیں اور اب بھی ہیں' مجھے فکر و نظر کے لئے کسی کتاب کی ضرورت نہیں' میں صرف قرآن کریم پڑھتا ہوں اور قرن اول میں گھومتا ہوں' جس کتاب سے انسان میں فقر و استغنا اور جہد و غیرت پیدا ہو وہ سب سے بڑی کتاب ہے اور قرآن کے سوا کوئی دوسری کتاب ایسی نہیں ہے' ایک مرتبہ فرمانے لگے اگر مجھے ریڈیو ماسکو سے تلاوت قرآن کا موقع مل جائے تو وہاں سے بھی اللہ اللہ کی صدائیں شروع ہو جائیں' کئی ہندو شاہ جی کی تقریر صرف اس لئے سنتے تھے کہ انہیں شاہ جی کا قرآن پڑھنا پسند تھا۔ ۱۹۳۶ء میں احرار کانفرنس کا بجنور میں اجلاس ہو رہا تھا' شاہ جی نے اجلاس میں قرآن پڑھنا شروع کیا تو ایک گھنٹہ تک

قرآن پڑھتے چلے گئے مجال نہیں تھی کہ ایک آدمی بھی اپنی جگہ سے ہل جائے تمام لوگ جم کر بیٹھے۔ بے شاہ جی قرآن سناتے رہے اور لوگ محسوس کر رہے تھے کہ گویا قرآن نازل ہو رہا ہے۔

جن لوگوں نے شاہ جی کے خطابتی معرکے دیکھے ہیں انہیں ایسے بے شمار واقعات کا علم ہوگا کہ ہزاروں لاکھوں انسانوں کا جم غفیر آن واحد میں اکائی کی صورت اختیار کر لیتا اور شاہ جی ان کے دل و دماغ پر حکمرانی کرتے نظر آتے' لوگ ان کو سنتے اور سر دھنتے نظر آتے' بارہا ایسا بھی ہوا کہ ہوا مسموم اور فضا مذموم نے سامنے بیٹھنے والے مخالف بن کر بیٹھے ہیں' شاہ جی آئے **تنقیدی نظریں** اٹھ گئیں' ان کے چہروں پر خندہ و استہزاء پھیل گیا' بعض لوگ مجسم طعن و تشنیع ہو گئے جیسے ہی شاہ جی نے خطبہ مسنونہ پڑھا اور گونج دار آواز میں مجمع سے مخاطب ہوئے: ''صدر محترم اور تماشائی بھائیو!'' ادھر تنقیدی چہروں پر مسکراہٹ پھیلنے لگی' فرمایا: ''مجھے لاہور آئے ہوئے بیس سال ہو گئے بڈھا ہو گیا' لیکن ابھی تک یہ پتہ نہیں چلا کہ آپ ہیں کیا؟ غوث ہیں؟ قطب ہیں؟ ابدال ہیں؟ کچھ بھی سمجھ میں نہیں آتا' آپ کو کن الفاظ سے مخاطب کروں؟'' قرآن کی آیتیں پڑھیں' اردو فارسی کے اشعار' انمول فقرے' دلچسپ تمثیلات' خوشگوار لطائف سنائے' کھلتے اور نکھرتے چلے گئے' آواز میں رس' چہرے پر طنطنہ' مضمون پر مکمل اعتماد' گویا پھول شاخوں سے جھڑ رہے ہیں' گھنٹوں تک لوگوں کو ہنساتے رلاتے رہے' تمام مخالفین اپنے بن گئے لوگ شاہ جی کی خطابت میں مسحور ہو گئے سب گلے شکوے دور ہو گئے۔

۱۹۳۴ء میں مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام قادیان میں تبلیغ کانفرنس سے جو خطاب کیا' اس کی مقناطیسی کشش کا اعتراف تو مسٹر جی ڈی کھوسلہ نے اپنے فیصلہ میں کیا ہے۔ غرض اس قسم کی سینکڑوں مثالیں ہیں جن سے شاہ جی کی خطیبانہ عظمت کا سراغ ملتا ہے' جس کی سب سے بڑی شہادت تحریک ختم نبوت کا وہ بانکپن تھا جس کے نشہ میں لوگوں نے ہزاروں جانیں ناموس رسالت کے تحفظ پر نچھاور کر دیں۔

ہندوستان میں جب تحریک خلافت کا آغاز ہوا تو شاہ جی اس سے وابستہ ہو گئے اور ہندوستان کے کونے کونے میں جا کر اپنے زور خطابت سے تحریک میں جان پیدا کی' خطابت کے موتی بکھیر کر لوگوں میں آزادی وطن کا جذبہ بیدار کیا' اور ہر مقام پر انگریز سامراج کے خلاف نعرۂ حق بلند کیا' شاہ جی نے چالیس برس تک بیسیوں قومی تحریکات کو جگمگایا۔

۱۹۲۹ء میں مجلس احرار اسلام کی بنیاد رکھی تو کئی سال تک آپ اس کے صدر رہے اور مجلس احرار نے شاہ جی کی قیادت و سیادت میں کئی تحریکیں چلائیں' ۱۹۳۱ء میں کشمیر میں ڈوگرہ مظالم کے خلاف تحریک کشمیر چلائی' ۱۹۳۵ء میں مسجد شہید گنج کی تحریک چلائی' ۱۹۳۹ء میں انگریز کی فوج میں بھرتی کے بائیکاٹ کی تحریک چلائی' لوگوں کے دل و دماغ میں انگریز کے مظالم کے خلاف نفرت کا جذبہ پیدا کیا' انگریز سے نفرت شاہ جی کی رگ رگ میں بسی ہوئی تھی' جس کا اظہار وہ برملا کیا کرتے تھے' وہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میری خواہش ہے کہ فرنگی میرا دیس چھوڑ جائے' ایک دفعہ شاہ جی جیل میں سورۂ یوسف کی تلاوت فرما رہے تھے کہ اس وقت کی بھارتی حکومت کا برطانوی نژاد وزیر داخلہ معائنہ کے لئے جیل آیا' شاہ جی سے مخاطب ہو کر وہ کہنے لگا کہ: ''شاہ جی آپ اچھے ہیں؟'' شاہ جی نے فرمایا: ''خدا کا شکر ہے۔'' اس نے دوبارہ پوچھا: ''کوئی سوال؟'' شاہ جی نے فرمایا: ''میں سوال صرف اپنے رب سے کرتا ہوں۔'' اس نے کہا: ''میں آپ کی کوئی خدمت کر سکتا ہوں؟'' شاہ جی نے فرمایا: ''ہاں! میرے ملک سے نکل جاؤ۔''

شاہ جی اپنے وقت کے سب سے بڑے عاشق رسول تھے ان کا دل عشق رسول کی جلوہ گاہ تھا' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں وہ اس قدر سرشار تھے کہ انہوں نے اپنے آپ کو اسی رنگ میں رنگ لیا تھا' ان کا اوڑھنا بچھونا ہی عشق رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تھا' اسی عشق رسول نے ہی انہیں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کا عظیم مجاہد بنا دیا تھا' پھر جس عشق و ایثار کے ساتھ انہوں نے اس راستے کا سفر طے کیا اس کی نظیر نہیں ملتی' انگریز کی غلامی اور اس کے گماشتوں سے نفرت' ختم نبوت کے قزاقوں کا تعاقب ان کی زندگی کا نصب العین تھا' اور فرمایا کرتے تھے کہ میں توشۂ آخرت کے طور پر یہ چیزیں اپنے ساتھ لے جانا چاہتا ہوں' اور یہ حقیقت ہے کہ وہ یہ جذبہ اپنے ساتھ ہی لے گئے' جب مارچ ۱۹۳۰ء میں انجمن خدام الدین لاہور کے ایک جلسہ عام میں حضرت علامہ سید انور شاہ کشمیریؒ نے شاہ جی کو ''امیر شریعت'' کا خطاب دے کر فتنۂ قادیانیت کی سرکوبی کے لئے ان کے ہاتھ پر بیعت جہاد کی اور اس اجلاس میں موجود ۵۰۰ سے زائد علماء کرام نے یکے بعد دیگرے شاہ جی کے ہاتھ پر بیعت کر کے انہیں اپنا امیر مانا' اور فتنۂ قادیانیت کے خلاف جہاد کے لئے انہیں اپنے تعاون کا یقین دلایا' تو شاہ جی نے بھی عمر بھر علماء کرام اور اپنے بزرگوں کے اس اعتماد کو کبھی ٹھیس نہیں پہنچائی اور اس کی مکمل پاسداری کی۔

قیام پاکستان کے بعد شاہ جی ملتان میں ایک کرائے کے مکان میں مقیم ہو گئے اور سیاست سے

ختم نبوت

کنارہ کش ہو کر اپنے رفقاء سمیت ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے خالصتاً ایک مذہبی تنظیم مجلس تحفظ ختم نبوت کی بنیاد رکھی۔ آپ اس کے سب سے پہلے امیر تھے۔ ۱۹۵۳ء میں جب پاکستان میں قادیانیت کے خلاف تحریک ختم نبوت چلی تو آپ نے اس میں بھرپور قائدانہ کردار ادا کیا' انہوں نے تحفظ ناموس رسالت کے لئے جو جدوجہد فرمائی وہ تاریخ کے ماتھے کا جھومر ہے' گستاخان رسول قادیانیوں کا تعاقب ان کی زندگی کا اہم ترین مشن رہا۔ بیماری اور بڑھاپے کے باوجود تحریک تحفظ ختم نبوت کے لئے دن رات کوشاں رہے اور فرمایا کرتے تھے کہ جو لوگ تحریک تحفظ ختم نبوت میں جہاں کہیں بھی شہید ہوئے' ان کے خون کا ذمہ دار اور جواب دہ میں ہوں۔ ان میں جذبہ شہادت میں نے پھونکا تھا' وہ عشق رسالت میں مارے گئے' حشر کے دن میں اس خون کا ذمہ دار ہوں گا۔ سینکڑوں اجتماعات میں آپ نے رد قادیانیت کے موضوع پر تقریریں کیں' ہزاروں سادہ لوح مسلمانوں کو مرتد ہونے سے بچایا' اس مشن کی تکمیل کے لئے اپنی ساری زندگی وقف کر دی۔ آخر کار ان کی مساعی جمیلہ' ان کی عمر بھر کی کاوش بار آور ہوئی' چنانچہ ۱۹۷۴ء کو تحریک ختم نبوت کے نتیجہ میں قانونی طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ادارہ امیر شریعت کی پرخلوص جدوجہد کا صدقہ جاریہ ہے' جو دنیا بھر میں گستاخان رسول کا تعاقب کر کے اپنا فرض منصبی ادا کر رہا ہے۔

امیر شریعت کی تقریر میں جمال وجلال کا حسین امتزاج تھا' ان کے الفاظ میں شبنم کی نرمی' شاخ گل کی لچک' بلبل کی چہک' ستاروں کی چمک اور بہاروں کا حسن تھا۔ اگر ان کی زبان پر خدا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کا ذکر آ جاتا تو شاہ جی کی خطابت میں بادل کی گرج' رعد کی کڑک' سمندر کا خروش' بادشاہوں کا جلال اور مرد مجاہد کی شان نمایاں ہو جاتی تھی' وہ دوران خطابت موضوع کے مطابق اپنا لب ولہجہ اور انداز گفتگو بدلتے رہتے تھے۔ بقول شورش کشمیری مرحوم:

''رعد کی گونج' بادل کی گرج' ہوا کا فراٹا'

فضا کا سناٹا' صبح کا اجالا' ریشم کی جھلملاہٹ' ہوا کی سرسراہٹ' گلاب کی مہک' سبزے کی لہک' آبشار کا بہاؤ' شاخوں کا جھکاؤ' طوفان کی کڑک' سمندر کا خروش' پہاڑ کی سنجیدگی' صبا کی چال' اوس کا نم' چنبیلی کا پیراہن' تلوار کا لہجہ' عشق کا بانکپن' حسن کا اعجاز اور منقطع کی عبارتیں انسانی آواز میں ڈھلتے ہی خطابت کی جو صورت اختیار کرتی ہیں' اس کا جیتا جاگتا مرقع امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری تھے' امیر شریعت نے ہمیشہ سادہ زندگی گزاری' سادہ کھایا' سادہ پہنا' چاہتے تو دنیا جمع نہیں کر سکتے تھے' مگر وہ ایک درویش منش انسان تھے' ان کے پاس رہنے کے لئے اپنا مکان بھی نہ تھا' کرایہ کے مکان میں زندگی گزار دی۔ شاہ جی اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میں وہاں چلا جاؤں گا جہاں سے لوٹ کر کوئی نہیں آیا' پھر تم مجھے پکارو گے' مگر تمہاری پکار تمہارے کانوں سے ٹکرا کر تمہیں ہلکان کر دے گی' مگر مجھے نہ پا سکو گے' وہ وقت آئے گا کہ تم میری قبر پر آ کر رویا کرو گے اور کہو گے کہ بخاری تم سچے تھے اور سچ کہتے تھے۔

تحریک آزادی کا یہ عظیم مجاہد' بطل حریت' عاشق رسول' ناموس رسالت کا پاسبان' ایشیاء کا سب سے بڑا خطیب ۲۱/ اگست ۱۹۶۱ء کو شام ۶ بجکر ۵۵ منٹ پر اپنے خالق حقیقی سے جا ملا۔

☆☆......☆......☆☆

خوشخبری

حمد وثنا اس ذات کے لئے جس نے اپنے لطف وکرم سے ہمیں یہ توفیق بخشی کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ترجمان ہفت روزہ ''ختم نبوت'' اور ماہنامہ ''لولاک'' کو اہل ایمان کے لئے انٹرنیٹ پر پیش کر سکے۔ انشاء اللہ! ہفت روزہ ختم نبوت کا ہر ہفتہ کا تازہ شمارہ اور ماہنامہ لولاک کا ہر ماہ کا تازہ شمارہ آپ درج ذیل پتہ پر ملاحظہ فرما سکیں گے۔

اس سلسلے میں آپ اپنی آراء اور سوالات نیچے دیئے گئے ای میل ایڈریس پر بھیج سکتے ہیں:

http://www.weeklykhatm-e-nubuwwat.clickhere2.net

http:www.lolaak.clickhere2.net

E-mail:qasimalikhan313@hotmail.com

مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور پاکستان

ختم نبوۃ

کلمہ طیبہ اور قادیانی

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم تسلیم کرلیا گیا' اور ۱۹۸۴ء میں امتناع قادیانیت آرڈی نینس کے ذریعے ان کے مسلمان کہلانے اور اسلامی شعائر کو استعمال کرنے پر پابندی عائد کردی گئی۔ قادیانیوں نے قانون کا مذاق اڑانے اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے کے لئے اسلام کے سب سے بڑے شعار (کلمہ طیبہ) پر ہاتھ صاف کرنا شروع کردیا۔ سینوں پر' کاروں پر' دیواروں پر' مکانوں پر دھڑا دھڑ کلمہ طیبہ کے بیج اور بورڈ لگانے لگے۔ راقم الحروف نے قادیانیوں کی اس سازش کی اصلیت سے پردہ اٹھانے کے لئے ایک مضمون ''قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین'' کے نام سے لکھا اور اس میں قادیانیوں کے مستند حوالوں سے بتایا گیا کہ قادیانی عقیدے کے مطابق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتیں مقدر تھیں۔ پہلی بعثت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل میں ہوئی' اور تیرھویں صدی تک اس کا دور رہا۔ ۱۳۰۱ھ سے محمد رسول اللہ کی دوسری بعثت کا دور شروع ہوا جو مرزا قادیانی کی بروزی شکل میں ہوئی۔ اس لئے مرزا قادیانی بروزی طور پر (نعوذ باللہ) بعینہٖ محمد رسول اللہ ہے اور اسے ''محمد رسول اللہ'' کے تمام اوصاف و کمالات' آپ کی نبوت اور نبوت کے تمام حقوق حاصل ہیں' اس لئے قادیانی کلمہ کا مفہوم' اسلامی کلمہ سے مختلف ہے' کیونکہ محمد رسول اللہ کے قادیانی مفہوم میں مرزا بھی شامل ہے بلکہ وہ خود بروزی طور پر ''محمد رسول اللہ'' ہے۔ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد کوئی شخص حضرت موسیٰ یا حضرت عیسیٰ (علیٰ نبینا وعلیہما الصلوۃ والسلام) کا کلمہ پڑھ کر مسلمان نہیں ہوسکتا جب تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائے' کیونکہ ان کا کلمہ اور دین منسوخ ہوچکا' اسی طرح قادیانی عقیدہ کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' بھی منسوخ ہے اور اس کلمہ کے پڑھنے والے کافر ہیں' جب تک کہ ''محمد رسول اللہ'' کے قادیانی ایڈیشن پر ایمان لاکر مرزا غلام احمد قادیانی کو ''محمد رسول اللہ'' نہ مانیں۔ مسلمانوں کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے بغیر حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ (علیہما السلام) کی پیروی موجب نجات نہیں اور قادیانیوں کے نزدیک مرزا غلام احمد قادیانی کے بغیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں نجات نہیں کیونکہ مرزا قادیانی کو مانے بغیر دین اسلام مردہ ہے' لعنتی ہے' قابل نفرت ہے۔

اس مختصر تحریر سے نہ صرف قادیانیوں کی کلمہ مہم دم توڑ گئی اور قادیانیت کے اصل رخ سے پردہ اٹھ گیا بلکہ اس کا بھی صحیح اندازہ ہوگیا کہ قادیانیت اسلام کے متوازی ایک الگ دین ہے اور یہ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین اسلام اور مرزا غلام احمد قادیانی کے پیش کردہ ''دین مرزائیت'' کے درمیان وہی فاصلہ ہے جو اسلام اور یہودیت کے درمیان یا اسلام اور عیسائیت کے درمیان ہے۔ حق تعالیٰ شانہ تمام گمراہ کن فتنوں سے امت اسلامیہ کی حفاظت فرمائیں۔ آمین۔ اب ذیل میں مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی اور ہفوات کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں:

قادیانی محمد رسول اللہ:

مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ ہے کہ وہ (نعوذ باللہ) محمد رسول اللہ ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:

''محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم'' اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔'' (ایک غلطی کا ازالہ ص۳ روحانی خزائن ص۲۰۷ ج۱۸ مطبوعہ ربوہ)

محمد رسول اللہ کی دو بعثتیں:

مرزا کے محمد رسول اللہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ قادیانی عقیدے کے مطابق حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دوبارہ دنیا میں آنا مقدر تھا' پہلی بار آپ مکہ مکرمہ میں محمد کی شکل میں آئے اور دوسری بار قادیان میں مرزا غلام احمد

قادیانی کی بروزی شکل میں آئے یعنی مرزا کی بروزی شکل میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت مع اپنے تمام کمالات نبوت کے دوبارہ جلوہ گر ہوئی ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:

''اور جان کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ پانچویں ہزار میں مبعوث ہوئے (یعنی چھٹی صدی مسیحی میں) ایسا ہی مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کی بروزی صورت اختیار کرکے چھٹے ہزار (یعنی تیرہویں صدی ہجری) کے آخر میں مبعوث ہوئے......''

(روحانی خزائن ص۲۷۰ ج۱۶)

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بعث ہیں یا بہ تبدیل الفاظ یوں کہہ سکتے ہیں کہ ایک بروزی رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوبارہ آنا دنیا میں وعدہ دیا گیا تھا' جو مسیح موعود اور مہدی معہود (مرزا قادیانی) کے ظہور سے پورا ہوا۔'' (روحانی خزائن ص۲۴۹ ج۱۷)

مرزا بعینہٖ محمد رسول اللہ:

چونکہ قادیانی عقیدہ کے مطابق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تمام کمالات کے ساتھ مرزا کی بروزی شکل میں قادیان میں دوبارہ مبعوث ہوئے ہیں' اس لئے مرزا غلام احمد قادیانی کا وجود (نعوذ باللہ) بعینہٖ محمد رسول اللہ کا وجود ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:

''اور خدا نے مجھ پر اس رسول کریم کا فیض نازل فرمایا اور اس کو کامل بنایا' اور اس نبی کریم کے لطف اور جود کو میری طرف کھینچا' یہاں تک کہ میرا وجود اس کا وجود ہوگیا' پس وہ جو میری جماعت میں داخل ہوا' درحقیقت میرے سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا اور یہی معنی ''آخرین منھم'' کے لفظ کے بھی ہیں۔ جیسا کہ سوچنے والوں پر پوشیدہ نہیں اور جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ میں تفریق کرتا ہے' اس نے مجھ کو نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے۔''

(خطبہ الہامیہ ص۱۷۱ روحانی خزائن ص۲۵۸ ج۱۶)

''اور چونکہ مشابہت تامہ کی وجہ سے مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) اور نبی کریم میں کوئی دوئی باقی نہیں رہی حتیٰ کہ ان دونوں کے وجود بھی ایک وجود کا ہی حکم رکھتے ہیں' جیسا کہ خود مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ صار وجودی وجودہ۔''

(خطبہ الہامیہ ص۱۷۱ روحانی خزائن ص۲۵۸ ج۱۶)

''اور حدیث میں بھی آیا ہے کہ حضرت نبی کریم نے فرمایا کہ مسیح موعود میری قبر میں دفن کیا جاوے گا' جس سے یہی مراد ہے کہ وہ میں ہی ہوں' یعنی مسیح موعود نبی کریمؐ سے الگ کوئی چیز نہیں' بلکہ وہی ہے جو بروزی رنگ میں دوبارہ دنیا میں آئے گا...... تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد صلعم کو اتارا۔'' (کلمۃ الفصل ص۱۰۴'۱۰۵ مؤلفہ مرزا بشیر احمد مندرجہ ریویو آف ریلیجنز قادیان' مارچ و اپریل ۱۹۱۵ء)

''صدی چودھویں کا ہوا سر مبارک
کہ جس پر وہ بدر الدجیٰ بن کے آیا
محمد پئے چارہ سازی امت
ہے اب احمد مجتبیٰ بن کے آیا
حقیقت کھلی بعث ثانی کی ہم پر
کہ جب مصطفیٰ میرزا بن کے آیا''

(اخبار الفضل قادیان ۲۸/مئی ۱۹۲۸ء)

''اے میرے پیارے مری جان رسول قدنی
تیرے صدقے تیرے قربان رسول قدنی
پہلی بعثت میں محمد ہے تو اب احمد ہے
تجھ پہ پھر اترا ہے قرآن رسول قدنی''

(اخبار الفضل قادیان ۱۶/اکتوبر ۱۹۲۲ء)

محمد رسول اللہ کے تمام کمالات مرزا غلام احمد قادیانی میں:

جب یہ عقیدہ ٹھہرا کہ مرزا کا وجود بعینہٖ محمد رسول اللہ کا وجود ہے اور یہ کہ مرزا کا روپ دھار کر خود محمد رسول اللہ ہی دوبارہ قادیان میں آئے ہیں تو یہ عقیدہ بھی ضروری ہوا کہ محمد رسول اللہ کے تمام کمالات و امتیازات بھی مرزا کی طرف منتقل ہوگئے ہیں۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:

''جب کہ میں بروزی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہؐ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کون سا الگ انسان ہوا؟ جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا؟''

(ایک غلطی کا ازالہ ص۱۰ روحانی خزائن ص۲۱۲)

''خدا تعالیٰ کے نزدیک حضرت مسیح (مرزا غلام احمد قادیانی) کا وجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود ہے یعنی خدا کے دفتر میں حضرت مسیح موعود اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپس میں کوئی دوئی یا مغایرت نہیں رکھتے' بلکہ ایک ہی شان' ایک ہی مرتبہ اور ایک ہی منصب

ختم نبوۃ

اور ایک ہی نام رکھتے ہیں گویا لفظوں میں باوجود دو ہونے کے ایک ہی ہیں۔"

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ شمارہ نمبر ۳۷ مورخہ ۱۶/ستمبر ۱۹۱۵ء بحوالہ قادیانی مذہب ص ۲۰۷ ایڈیشن نہم لاہور)

"گزشتہ مضمون مندرجہ الفضل مورخہ ۱۶/ستمبر میں میں نے بفضل الٰہی اس بات کو پایہ ثبوت تک پہنچایا ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) باعتبار نام، کام، آمد، مقام، مرتبہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود ہیں، یا یوں کہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ (دنیا کے) پانچویں ہزار میں مبعوث ہوئے تھے ایسا ہی اس وقت جمیع کمالات کے ساتھ مسیح موعود کی بروزی صورت میں مبعوث ہوئے ہیں۔" (الفضل مورخہ ۲۸/اکتوبر ۱۹۱۵ء بحوالہ قادیانی مذہب ص ۲۰۹ ایڈیشن نہم لاہور)

مرزا خاتم النبیین:

جب قادیانی عقیدہ کے مطابق محمد رسول اللہ کی قادیانی بعثت، جو مرزا غلام احمد قادیانی کی بروزی شکل میں ہوئی، بعینہ محمد رسول اللہ کی بعثت ہے تو مرزا غلام احمد قادیانی بروزی طور پر خاتم النبیین بھی ہوا۔ ملاحظہ ہو:

"میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت و آخرین منھم لما یلحقوا بھم بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے۔"

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۱۰، روحانی خزائن ص ۲۱۲ ج ۱۸)

"مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا، میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں، اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔"

(کشتی نوح ص ۵۶، روحانی خزائن ص ۶۱ ج ۱۹)

مرزا افضل الرسل:

"آسمان سے کئی تخت اترے مگر تیرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا۔"

(مرزا کا الہام، مندرجہ تذکرہ طبع دوم ص ۳۴۶)

"کمالات متفرقہ جو تمام دیگر انبیاء میں پائے جاتے تھے وہ سب حضرت رسول کریم میں ان سے بڑھ کر موجود تھے اور وہ سارے کمالات حضرت رسول کریمؐ سے ظلی طور پر ہم کو عطا کئے گئے، اور اسی لئے ہمارا نام آدم، ابراہیم، موسیٰ، نوح، داؤد، یوسف، سلیمان، یحییٰ، عیسیٰ وغیرہ ہے...... پہلے تمام انبیاء ظل تھے نبی کریم کی خاص خاص صفات میں اور اب ہم ان تمام صفات میں نبی کریمؐ کے ظل ہیں۔"

(ملفوظات جلد سوم ص ۲۷۰ مطبوعہ ربوہ)

فخر اولین و آخرین:

روزنامہ الفضل قادیان مسلمانوں کو للکارتے ہوئے کہتا ہے:

"اے مسلمان کہلانے والو! اگر تم واقعی اسلام کا بول بالا چاہتے ہو اور باقی دنیا کو اپنی طرف بلاتے ہو تو پہلے خود سچے اسلام کی طرف آجاؤ (یعنی مسلمانوں کا اسلام جھوٹا ہے۔ نعوذ باللہ ناقل) جو مسیح موعود (مرزا قادیانی) میں ہو کر ملتا ہے، اسی کے طفیل آج بر و تقویٰ کی راہیں کھلتی ہیں، اسی کی پیروی سے انسان فلاح و نجات کی منزل مقصود پر پہنچ سکتا ہے، وہ وہی فخر اولین و آخرین ہے، جو آج سے تیرہ سو برس پہلے رحمۃ للعالمین بن کر آیا تھا۔"

(الفضل قادیان ۲۶/ستمبر ۱۹۱۷ء بحوالہ قادیانی مذہب ص ۲۱۱، ۲۱۲ طبع نہم لاہور)

پہلے محمد رسول اللہ سے بڑھ کر:

اسی پر اکتفا نہیں، بلکہ قادیانی عقیدہ میں محمد رسول اللہ کا قادیانی ظہور (جو مرزا قادیانی کے روپ میں ہوا ہے) کی ظہور سے اعلیٰ و افضل ہے۔ ملاحظہ ہو:

"اور جس نے اس بات سے انکار کیا کہ نبی علیہ السلام کی بعثت چھٹے ہزار سے تعلق رکھتی ہے جیسا کہ پانچویں ہزار سے تعلق رکھتی تھی، پس اس نے حق کا اور نص قرآن کا انکار کیا، بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی ان دنوں میں بہ نسبت ان سالوں کے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے بلکہ چودھویں رات کی طرح ہے۔"

(خطبہ الہامیہ ص ۱۸۱، روحانی خزائن ص ۲۷۱ ج ۱۶)

خطبہ الہامیہ:

مندرجہ بالا اقتباس مرزا غلام احمد قادیانی کی کتاب "خطبہ الہامیہ" کا ہے، اور "خطبہ الہامیہ" کی عظمت قادیانیوں کی نظر میں کیا ہے؟ اس کا

ختم نبوۃ

اندازہ مرزا بشیر احمد کی درج ذیل عبارت سے کیا جاسکتا ہے:

”اس جگہ یہ بھی یادرکھنا چاہئے کہ خطبہ الہامیہ وہ خطبہ ہے جو خدا کی طرف سے ایک معجزہ کے رنگ پر مسیح موعود کو عطا ہوا‘ جیسا کہ اس کا نام ظاہر کرتا ہے‘ پس اس کتاب کو عام کتابوں کی طرح نہ سمجھنا چاہئے کیونکہ اس کا ہر ایک فقرہ الہامی شان رکھتا ہے۔ پھر اسی کتاب کے صفحہ ۱۷۱ پر حضرت اقدس تحریر فرماتے ہیں:

”جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ میں تفریق کرتا ہے اس نے مجھ کو نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے۔“

اسی طرح صفحہ ۱۸۱ میں لکھا ہے کہ:

”جس نے اس بات سے انکار کیا کہ نبی علیہ السلام کی بعثت چھٹے ہزار سے تعلق نہیں رکھتی ہے جیسا کہ پانچویں ہزار سے تعلق رکھتی تھی پس اس نے حق کا اور نص قرآن کا انکار کیا بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی ان دنوں میں بہ نسبت ان سالوں کے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے۔“ ان حوالوں سے پتہ لگتا ہے کہ مسیح موعود کوئی معمولی شان کا انسان نہیں ہے بلکہ امت محمدیہ میں اپنے درجہ کے لحاظ سے سب پر (بلکہ خود محمد رسول اللہ کی پہلی بعثت پر بھی ناقل) فوقیت لے گیا ہے۔“ (کلمۃ الفصل ص ۱۳۰‘۱۳۱ مندرجہ ریویو آف ریلیجنز مارچ‘ اپریل ۱۹۱۵ء)

”امام اپنا عزیزو اس جہاں میں
غلام احمد ہوا دارالاماں میں
غلام احمد ہے عرش رب اکبر
مکاں اس کا ہے گویا لامکاں میں
غلام احمد رسول اللہ ہے برحق
شرف پایا ہے نوع انس و جاں میں
محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں“

(اخبار بدر قادیان ۲۵/اکتوبر ۱۹۰۶ء بحوالہ قادیانی مذہب ص ۳۳۶)

ہلال اور بدر کی نسبت:

اور قادیانی ظہور کی افضلیت کو اس عنوان سے بھی بیان کیا گیا کہ مکی بعثت کے زمانہ میں اسلام ہلال کی مانند تھا جس میں کوئی روشنی نہیں ہوتی اور قادیانی بعثت کے زمانے میں اسلام بدر کامل کی طرح روشن اور منور ہوگیا۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:

”اور اسلام ہلال کی طرح شروع ہوا‘ اور مقدر تھا کہ انجام کار آخری زمانہ میں بدر (چودھویں کا چاند) ہوجائے خدا تعالیٰ کے حکم سے‘ پس خدا تعالیٰ کی حکمت نے چاہا کہ اسلام اس صدی میں بدر کی شکل اختیار کرے جو شمار کے رو سے بدر کی طرح مشابہ ہو (یعنی چودھویں صدی)۔“

(خطبہ الہامیہ ص ۱۸۴‘ روحانی خزائن ص ۲۷۵ ج ۱۶)

”آنحضرت کے بعثت اول میں آپ کے منکروں کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دینا لیکن ان کی بعثت ثانی میں آپ کے منکروں کو داخل اسلام سمجھنا یہ آنحضرت کی ہتک اور آیت اللہ سے استہزا ہے‘ حالانکہ خطبہ الہامیہ میں حضرت مسیح موعود نے آنحضرت کی بعثت اول وثانی کی باہمی نسبت کو ہلال اور بدر کی نسبت سے تعبیر فرمایا ہے۔“

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۱۰ مورخہ ۱۵/ جولائی ۱۹۱۵ء بحوالہ قادیانی مذہب ص ۲۶۲)

بڑی فتح مبین:

اور اظہار افضلیت کے لئے ایک عنوان یہ اختیار کیا گیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے زمانہ کی فتح مبین‘ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فتح مبین سے بڑھ کر ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:

”اور ظاہر ہے کہ فتح مبین کا وقت ہمارے نبی کریم کے زمانے میں گزر گیا اور دوسری فتح باقی رہی جو کہ پہلے غلبہ سے بہت زیادہ بڑی اور زیادہ ظاہر ہے اور مقدر تھا کہ اس کا وقت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کا وقت ہو۔“

(خطبہ الہامیہ ص ۱۹۳‘۱۹۴ روحانی خزائن ص ۲۸۸ ج ۱۶)

روحانی کمالات کی ابتدا اور انتہا:

یہ بھی کہا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی بعثت کا زمانہ روحانی ترقیات کا پہلا قدم تھا اور قادیانی ظہور کا زمانہ روحانی ترقیات کی آخری معراج ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:

”ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے پانچویں ہزار میں (یعنی مکی بعثت میں) اجمالی صفات کے ساتھ ظہور فرمایا اور وہ زمانہ اس روحانیت کی ترقیات کا انتہا نہ تھا‘ بلکہ اس کے کمالات کے معراج کے لئے پہلا قدم تھا‘ پھر اس روحانیت نے چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی اس وقت پوری طرح سے تجلی فرمائی۔“

(خطبہ الہامیہ ص ۱۷۷ روحانی خزائن ص ۲۶۶ ج ۱۶)

(جاری ہے)

رپورٹ......م ج خ

سترھویں ختم نبوت کانفرنس برمنگھم

خصوصی رپورٹ

۱۸/اگست ۲۰۰۲ء بروز اتوار کو جامع مسجد برمنگھم کے اطراف میں ایک عجیب رونق اور روحانی منظر تھا۔ اطراف برطانیہ سے جاں نثاران ختم نبوت' عاشقان خاتم النبیین' قافلہ امیر شریعت کے رضا کار' گلشن بنوری کے سپاہی' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکن جوق در جوق عقیدۂ ختم نبوت کی عظمت اور تحفظ ناموس رسالت کے لئے رواں دواں تھے۔ برمنگھم کی سڑکیں ان فرزندان توحید کی آمد ورفت سے ایک روحانی کیفیت سے سرشار تھیں۔ برمنگھم کے مسلمان ان جاں نثاران ختم نبوت کی میزبانی کے لئے اپنے دروازے کھول دیتے ہیں اور سینٹرل جامع مسجد برمنگھم سب سے بڑی مسجد ہونے کے باوجود اپنی تنگ دامنی پر شکوہ کرتی نظر آتی ہے۔ غالباً سال میں یہ ایک دن اس مسجد کے لئے ایسا ہوتا ہے کہ مسجد سے لے کر اس کے اطراف تک مسلمانوں کا اجتماع" ورفعنا لک ذکرک" کا عملی منظر پیش کرتا نظر آتا ہے۔

۱۸/اگست کو اس مسجد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سترھویں سالانہ انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس امیر مرکزیہ شیخ المشائخ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس سے اس سال خطاب کرنے والوں میں مدرس حرم کعبہ مولانا محمد مکی حجازی' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' معاون امیر مولانا صاحبزادہ عزیز احمد' مرکزی مبلغ شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا' مرکزی ناظم نشریات مولانا محمد اکرم طوفانی' جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے رئیس اور محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یورپ کے امیر مولانا منظور احمد الحسینی' جمعیت علماً برطانیہ کے نائب امیر مولانا عبدالرشید ربانی' سیکریٹری جنرل مفتی محمد اسلم' مولانا اکرام الحق ربانی' دعوۃ اکیڈمی کے سربراہ مولانا سلیم دھورات' برطانیہ کے ممتاز علماً کرام مولانا عبیدالرحمٰن' مولانا عبدالحمید لکھنوی' ڈاکٹر خالد محمود سومرو' مولانا ریاض احمد' مولانا مشتاق الرحمٰن (جرمنی)' حاجی عبدالحمید (بلجیم)' طٰہٰ قریشی' قاری اسماعیل رشیدی' مولانا محمد اقبال رنگونی' مولانا امداد الحق اور دیگر علماً کرام شامل تھے۔

کانفرنس کا اصل موضوع تو عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ اور قادیانیوں کے کفریہ اور خلاف اسلام عقائد سے مسلمانوں کو آگاہ کرنے کے ساتھ ان سرگرمیوں سے آگاہ کرنا تھا کہ کس طرح غریب' پسماندہ اور مسلم اقلیتوں والے علاقوں میں قادیانی مسلمانوں کو گمراہ اور اسلام سے دور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تاکہ مسلمان ان سرگرمیوں سے اپنے آپ کو اور نئی نسل کو محفوظ رکھ سکیں۔

اسی طرح انہیں اس سے بھی آگاہ کیا گیا کہ قادیانی گروہ کے سربراہ اور جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت موسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاً کرام علیہم السلام کی توہین کا ارتکاب کیا اور خصوصی طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین و تنقیص کرتے ہوئے ان کا تمسخر اڑایا اور اپنے آپ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جگہ بٹھانے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذات کی نفی کرتے ہوئے ان پر ایسے ایسے الزامات عائد کئے کہ عیسائی اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صحیح پیروکار ہوتے تو قادیانیوں کی حمایت تو کجا ان کا وجود بھی اپنے ممالک میں برداشت نہ کرتے۔ اسی طرح مسلمانوں کو اعمال صالحہ کی تلقین کی گئی اور برطانیہ اور دیگر مغربی ممالک میں بہترین زندگی گزارنے کے طریقے اور غیر مسلموں کو اسلام کے احکامات سے متاثر کرنے اور اپنے کردار کے ذریعہ انہیں اسلام کی تبلیغ کرنے کے اعمال کی ہدایت دی گئی۔ اس لئے یہ کہا جائے تو بے جانہ ہوگا کہ اس کانفرنس نے عقائد' اعمال صالحہ اور مسلمانوں کی معاشرتی زندگی کے حوالے سے ایک اہم کردار ادا کیا۔ اس کانفرنس کی تفصیلی خبریں اگلے صفحات میں آرہی ہیں۔ کانفرنس کی کامیابی اور اس کو مسلمانوں کی منتقد بنانے کے لئے کیا کیا تیاریاں کی گئیں؟ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ شیخ

ختم نبوت ج 21 ش 12
16 تا 22 اگست 2002ء

المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ العالی نے اپنی پیرانہ سالی اور ضعف کے باوجود پورے برطانیہ کا دورہ کر کے ایک ایک مسجد میں جا کر مسلمانوں کو اس کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی۔ اسی طرح مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا عزیز الرحمن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' صاحبزادہ عزیز احمد' صاحبزادہ سعید احمد' مولانا منظور احمد الحسینی پر مشتمل مختلف وفود نے بھی انگلینڈ کے مختلف شہروں کا دورہ کر کے کانفرنس کے مقاصد لوگوں کے سامنے پیش کئے۔ ان وفود کے ان دوروں سے ایک طرف جہاں لوگوں کو کانفرنس میں شرکت پر آمادہ کیا جاتا ہے' وہاں برطانیہ کے مسلمانوں کی اکثریت کو قادیانیوں اور دیگر غیر مسلموں کی سرگرمیوں سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ اس کے ذریعہ قادیانیوں کے برطانیہ میں مسلمانوں کو مرتد بنانے کے عزائم اور اس سلسلے میں جگہ جگہ اپنی عبادت گاہیں قائم کرنے کا منصوبہ بھی ناکام ہو گیا اس بنا پر تمام تر مشکلات کے باوجود مسلمانوں کی یہ خواہش تھی کہ یہ کانفرنس ضرور ہو اس بنا پر اس سال بھی اسی اہتمام کے ساتھ اس کانفرنس کا انعقاد ہوا اور الحمدللہ! اس سال یہ کانفرنس گزشتہ سالوں سے بھی زیادہ کامیاب رہی اور انشاء اللہ اس کے ذریعہ مسلمانوں کے عقائد اور معاشرتی زندگی پر بہت اچھے اثرات مرتب ہوں گے۔ کانفرنس میں پاکستان' برطانیہ' جرمنی' بلجیم اور دیگر ممالک کے علمائے کرام اور مذہبی جماعتوں کے نمائندوں نے شرکت کر کے برطانوی قوانین کی روشنی میں مسلمانوں کو اپنے عقائد پر مضبوطی سے جمے رہنے اور قادیانیوں سمیت تمام گمراہ مذاہب سے بچنے کی تلقین کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں ایک بہترین مسلمان' محبت و الفت کا داعی بننے اور اسلام کے بارے میں غلط تاثرات کو دور کرنے کے لئے جدوجہد کرنے کی دعوت دی۔

شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ العالی کا پیغام

عقیدۂ ختم نبوت وہ بنیادی عقیدہ ہے جس پر دین کی عمارت قائم ہے۔ اس لئے قرآن کریم کی دو سو کے قریب آیات کریمہ اس عقیدۂ ختم نبوت کی نشاندہی کرتی ہیں جبکہ ۲۰۰ سے زائد احادیث سے یہ عقیدہ قطعی طور پر ثابت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ہی اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب نے اس عقیدہ پر زد لگانے کی کوشش کی لیکن مسلمانوں نے نہ صرف اس کو مسترد کر دیا بلکہ ایسے لوگوں کے خلاف جہاد بھی کیا' اس بنا پر ۱۴۰۰ سالہ اسلامی دور میں کبھی بھی مسلمانوں نے کسی جھوٹے مدعی نبوت کے بارے میں غفلت اور سستی کا مظاہرہ نہیں کیا بلکہ اپنے دور کے قوانین کی روشنی میں ایسے جھوٹے مدعیان نبوت کے خلاف کارروائی کی۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے جب مجدد' ملہم من اللہ' مہدی مسیح موعود ہوتے ہوئے تشریعی' ظلی نبی کے بعد عین "محمد" یا نبی ہونے کا دعویٰ کیا تو سب سے پہلے علمأ لدھیانہ اور پھر علمأ دیوبند اور علمأ بریلوی' علمأ اہل حدیث اور اہل تشیع نے قرآن و سنت' اجماع امت کی رو سے اس کو اور اس کے پیروکاروں کو کافر قرار دیا۔ ۱۹۲۸ء میں ماریشس کی عدالت نے اور ۳۲ء میں بہاولپور کی عدالت نے اس گروہ کو دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا فیصلہ صادر کیا۔ بعد ازاں پاکستان کی قومی اسمبلی اور تمام عدالتوں نے بھی علمأ کرام کے اس موقف کی تائید کی اور قادیانیوں کو آئینی اور قانونی طور پر غیر مسلم اقلیت میں شامل کیا۔ اسی بنا پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے دنیا کے تمام گوشوں میں عقیدۂ ختم نبوت کی سربلندی اور قادیانیوں کی ارتدادی اور گمراہ کن سرگرمیوں سے مسلمانوں کو بچانے کے لئے ختم نبوت کانفرنسوں کا سلسلہ شروع کیا' جس کی کڑی برمنگھم ختم نبوت کانفرنس ہے۔ مسلمانوں کو نئی نسل کے دین کی حفاظت کے لئے برطانوی قانون کے دائرہ میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کا سدباب کرنا چاہئے۔

امیر الہند حضرت مولانا سید محمد اسعد مدنی مدظلہ العالی کا پیغام

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سترہویں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد حسب سابق سینٹرل جامع مسجد برمنگھم میں ہو رہا ہے۔ یہ کانفرنس اس اعتبار سے بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہے کہ برطانوی قوانین کی روشنی میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور جھوٹے مدعیان نبوت کی چیرہ دستیوں اور گمراہ کن عقائد سے مسلمانوں کو بچانے کے لئے بھرپور کوشش کی جاتی ہے۔ قادیانی گروہ' یہودیوں کی سرپرستی اور اپنی اسلام دشمنی کے بل بوتے پر اسلام کا لبادہ اوڑھ کر سادہ لوح مسلمانوں کو دین اسلام سے برگشتہ کرنے کے لئے طرح طرح کے ہتھکنڈے اختیار کر رہا ہے۔ ہندوستان میں تو یہاں تک جرأت بڑھ گئی ہے کہ بہت سارے گاؤں اور دیہاتوں میں مساجد قائم کر دی ہیں۔ نوجوان نسل کو نوکریوں اور لالچ کے ذریعہ گمراہ کیا جا رہا ہے' ایسی صورت حال میں مسلمانوں کی بہت زیادہ ذمہ داری ہے خاص کر علمأ کرام اور مشائخ عظام کا فریضہ ہے کہ وہ دن رات ایک کر کے اپنا تن من دھن لگا دیں اور تمام راحت و آرام کو تج کر کے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے مصروف عمل ہو جائیں کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت قربانی دیئے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ ہمارے اکابر علمأ کرام محدث العصر مولانا انور شاہ کشمیری' شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی' مولانا مفتی محمود' امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری' محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمہم اللہ تعالیٰ نے گزشتہ ایک سو دس سال سے آئین اور قانون کی روشنی میں تشدد اور مقابلہ کا راستہ اختیار کئے بغیر علمی طور پر مناظروں اور تحریروں کے ذریعہ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ کرتے ہوئے مسلمانوں کو قادیانیوں کی گمراہ کن سرگرمیوں سے بچایا ہے۔ مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور دیگر علمأ کرام کی تصانیف اور ہمارے اکابر کی قربانیاں ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔ ہمیں اس کانفرنس کے ذریعہ از سر نو عزم کے ساتھ عہد کرنا چاہئے کہ ہم سب مسلمان عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے دن رات کام کریں گے۔

ختم نبوۃ

عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور عظمت رسالت کیلئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا

۴/اگست کی سترہویں ختم نبوت کانفرنس عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے سنگ میل ثابت ہوگی

مسلمانان برطانیہ کانفرنس میں شرکت کرکے دینی حمیت کا ثبوت دیں

حضرت مولانا خواجہ خان محمد، مولانا محمد مکی حجازی، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری اور دیگر علماً کی یوم ختم نبوت پر اپیل

برمنگھم (رپورٹ......م ج خ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد صاحب اور دیگر رہنماؤں کی اپیل پر آج برطانیہ بھر میں یوم ختم نبوت منایا گیا۔ اس موقع پر متعدد مساجد میں خطاب کرتے ہوئے علمأ کرام، مشائخ عظام، ائمہ اور خطبأ نے مسلمانوں سے اس بات کا عہد لیا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور عظمت رسالت کیلئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی سربلندی اور اسلام کے دامن رحمت اور عفو ودرگزر کو دنیا پر آشکارا کرنے کیلئے تبلیغ، تعلیم، میڈیا اور روحانی ذرائع کو بھرپور انداز میں استعمال کیا جائے گا۔ مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت اور قادیانیوں، عیسائیوں، یہودیوں اور ہندوؤں کی لادینی اور غیر اسلامی سرگرمیوں سے انہیں بچانے کیلئے علمائے کرام اپنی ذمہ داری کا احساس کریں گے۔ موجودہ دور میں مسلمانوں کو خوف وہراس کی کیفیت سے نکالنے اور ان کا اعتماد بحال کرنے کیلئے مسلمانوں میں توکل خداوندی اور ایمان کی رسی کو مضبوطی سے تھامنے اور سنت نبوی کو اپنانے کی تلقین کی جائے گی۔ ائمہ اور خطبأ اس سلسلے میں اپنا کردار موثر انداز میں ادا کریں گے۔

اس موقع پر شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ، مدرس حرم کعبہ حضرت مولانا محمد مکی حجازی، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، صاحبزادہ سعید احمد، مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا عبیدالرحمٰن، مفتی محمد اسلم، مولانا عبدالرشید ربانی، حافظ اکرام، مولانا عبدالرشید رحمانی، مولانا اکرام الحق ربانی، قاری محمد ہاشم، مولانا عزیز الحق، مولانا محمد سلیم دھورات، مولانا عزیز الرحمٰن کراؤلے، مولانا اسلام علی، مفتی مقبول احمد، حاجی صابر، حاجی عبدالمجید بلجیم، مولانا ہارون گجراتی، مولانا محمد سلیم، سید عمران ذکی، مولانا آدم بابا، پیر محمد انور، قاری اسماعیل رشیدی، مولانا عبدالباری، مولانا عبدالحق، قاری محمد عبداللہ، حافظ محمد اظہر، حافظ محمد اسامہ اور دیگر علمأ کرام نے مسلمانان برطانیہ سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ ۴/اگست کو برمنگھم میں ہونے والی ختم نبوت کانفرنس چونکہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور برطانیہ کے مسلمانوں کو قادیانیوں کی غیر اسلامی سرگرمیوں سے بچانے اور مرتد ہونے سے محفوظ رکھنے کیلئے ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے اس لئے تمام مسلمانوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس میں بھرپور انداز میں شریک ہوکر پاکستان، ہندوستان اور برطانیہ کے علمائے کرام کے لیکچروں کو غور سے سنیں اور انگریزی اور دیگر زبانوں میں لٹریچر حاصل کریں اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کام کرنے کا لائحہ عمل لیں۔ انشأ اللہ اس کانفرنس میں شرکت مسلمانوں کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ ثابت ہوگی۔

ختم نبوۃ

قادیانی‘ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی تسلیم کرنے کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہیں

برطانیہ اور یورپ کی حکومتیں قادیانیوں کو غیر مسلموں کی فہرست میں شامل کریں

قادیانیوں کی غیر اسلامی سرگرمیاں مسلمانوں کیلئے خطرہ ہیں

نئی نسل کے دین کے تحفظ کیلئے ان سے ہوشیار رہا جائے

پاکستانی حکومت قادیانیوں کو تعلیمی ادارے واپس کرنے کا فیصلہ واپس لے

قادیانیوں کے نام مسلم ووٹر لسٹ سے خارج کرے

مولانا خواجہ خان محمد‘ مولانا محمد مکی حجازی‘ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری اور دیگر علماً کا خطاب

برمنگھم (رپورٹ......م ج خ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سترہویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد کی صدارت میں سینٹرل مسجد برمنگھم میں منعقد ہوئی۔ مہمان خصوصی مدرس حرم کعبہ مولانا محمد مکی حجازی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دنیا بھر میں کفریہ طاقتیں عمومی طور پر اور قادیانی گروہ خصوصی طور پر مسلمانوں کو گمراہ کرنے اور دین سے برگشتہ کرنے میں مصروف ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و عقیدت مسلمانوں کا وہ ہتھیار ہے جس کی بنا پر مسلمان ہر قسم کی قربانی دینے کیلئے تیار ہو جاتا ہے۔ اسی بنا پر مسیلمہ کذاب سے لے کر مرزا غلام احمد قادیانی تک تمام جھوٹے مدعیان نبوت نے نبوت کے جھوٹے دعویٰ کے ذریعہ مسلمانوں کا رشتہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کاٹنے کی کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی دو سو آیات میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی اہمیت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چار سو سے زائد احادیث نبویہ میں مسلمانوں کو تلقین کی ہے کہ وہ کسی بھی جھوٹی مدعی نبوت کے جال میں پھنس کر جہنم کے گڑھے میں نہ گریں بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن رحمت مضبوطی کے ساتھ تھامے رکھیں۔ ان وجوہات کی بنا پر ایک ارب سے زائد مسلمانوں نے قادیانیوں کے کفریہ عقائد کو مسترد کر کے ان کو امت مسلمہ سے خارج قرار دیا اور ان کے مذہب کو اسلام سے الگ ایک نیا مذہب قرار دیا۔ یہی وجہ ہے کہ اب قادیانی اسلام کا لبادہ اوڑھ کر غریب اور پسماندہ علاقوں کے مسلمانوں کو لالچ اور ترغیب کے ذریعہ گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کو ان کی سرگرمیوں کا قانونی دائرہ کے اندر رہ کر سدباب کرنا چاہئے۔

جمعیت علمائے ہند کے امیر شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی کے صاحبزادہ مولانا سید اسعد مدنی نے اپنے پیغام میں کہا کہ قادیانیت کا ناسور دین دشمن قوتوں کا پیدا کردہ ہے۔ برصغیر کے مسلمانوں کو آزادی سے روکنے اور ان کو کفر کی گود میں رکھنے کیلئے یہ قادیانی فتنہ ابھارا گیا۔ بعد ازاں امام العصر حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے پانچ سو علمائے کرام سے بیعت لی کہ وہ امیر شریعت سید عطا اللہ شاہ بخاری کی قیادت میں مسلمانوں کو منکرین ختم نبوت کے فتنہ سے بچانے کیلئے بھرپور جدوجہد کریں گے۔ پاکستان بننے کے بعد قادیانی گروہ پاکستان منتقل ہو گیا مگر 1974ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی کی جانب سے انہیں غیر مسلم قرار دیے جانے کے بعد اس نے

ختم نبوۃ

یورپی اور افریقی ممالک کے ساتھ ساتھ ہندوستان میں بھی دوبارہ کام شروع کیا مگر اب ان کے طریقہ کار میں تبدیلی آ گئی اور انہوں نے مکاتب قرآن' مساجد کی تعمیر اور رفاہی کاموں کی آڑ میں مسلمانوں کو گمراہ کرنا شروع کیا۔ دارالعلوم دیوبند اور جمعیت علمائے ہند نے مجلس تحفظ ختم نبوت ہند قائم کر کے گاؤں گاؤں' گلی گلی ان کی سرگرمیوں کا آئینی اور قانونی طور پر سدباب کرنے کی مہم شروع کی جس کے بہت اچھے اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ اسی بنا پر یورپ کے مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ بھرپور انداز میں اسی طرح قادیانیوں کی سرگرمیوں کا تعاقب کریں اور رفاہی انداز میں اپنے مسلمان بھائیوں کی امداد کریں تا کہ کفار کا رفاہی کاموں کے ذریعہ کفر پھیلانے کا راستہ بند ہو جائے۔

مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلمانوں کا وہ متفقہ پلیٹ فارم ہے جس سے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور منکرین ختم نبوت کی لادینی سرگرمیوں سے مسلمانوں کو آگاہ کرنے کیلئے تقریروں اور تحریروں کے ذریعہ کام کیا جاتا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تاریخ گواہ ہے کہ اس نے کبھی تشدد کا راستہ اختیار نہیں کیا۔ قربانیاں دیں' قادیانیوں کے ظلم وستم سہے اور قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں مگر عقیدۂ ختم نبوت کے سلسلے میں قادیانیوں کے عقائد سے برملا آگاہ کیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی سے لے کر اب تک قادیانی جماعت کا طریقہ یہ راہ ہے کہ اپنے مخالفین خاص کر مسلمانوں کے خلاف جھوٹی رپورٹیں درج کراتے ہیں' ان کو اپنے علاقے میں آنے نہیں دیتے' ان کے گھروں پر حملہ کراتے ہیں' ان کے قتل کی سازشیں کرتے ہیں مگر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قانون کے دائرہ میں رہتے ہوئے ان تمام سرگرمیوں کا مقابلہ کرتی ہے۔ اس لئے برطانوی حکومت کو چاہئے کہ وہ قادیانیوں کی رپورٹوں پر یقین کرنے کے بجائے آزادانہ تحقیقات کرائے' اس صورت میں اصل حقائق اس کے سامنے آ جائیں گے۔

مولانا اللہ وسایا نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں اور مسلمانوں کا اختلاف فرقہ واریت یا مذہبی منافرت کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ قادیانیوں کے عقائد مسلمانوں سے بالکل الگ ہیں۔ مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی تسلیم کرتے ہیں جبکہ قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کے دعویدار ہیں اور اسے آخری نبی تسلیم کرتے ہیں۔ مسلمانوں کے نزدیک مرزا غلام احمد کو نبی ماننے والے دائرہ اسلام سے خارج ہیں جبکہ قادیانی دنیا بھر کے ایک ارب بیس کروڑ مسلمانوں کو اسی وجہ سے کافر گردانتے ہیں کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کو تسلیم نہیں کرتے۔ قادیانی انبیائے کرامؑ' صحابہ کرامؓ اور اہل بیتؓ کی توہین کرتے ہیں' مسلمانوں کو لعنتی قرار دیتے ہیں' حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری کے منکر ہیں' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا انکار کرتے ہیں۔ کیسی صورت میں یہ کہنا کہ قادیانی جماعت مسلمانوں کا ایک فرقہ ہے' دھوکہ کے سوا اور کچھ نہیں۔ اس لئے دنیا کی جس عدالت میں قادیانیوں کا مقدمہ گیا اس عدالت نے قادیانیت کو اسلام سے الگ مذہب قرار دیا۔ اس لئے یورپی ممالک کی حکومتوں اور برطانوی حکومت کو چاہیے کہ وہ مسلمانوں کے مطالبے کے مطابق قادیانیوں کے ساتھ غیر مسلموں کا سا معاملہ کرے اور سکھوں اور ہندوؤں کی فہرست میں ان کا شمار کرے۔

مولانا محمد اکرم طوفانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کی پچپن سالہ تاریخ اور اس سے قبل برصغیر کی سو سالہ تاریخ گواہ ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان سے وابستہ علمائے کرام نے قادیانیوں کو دعوت اسلام دیتے ہوئے ان کی متشددانہ سرگرمیوں سے مسلمانوں کا دفاع کیا اور کسی جگہ بھی قانون کو ہاتھ میں لینے کی کوشش نہیں کی مگر قادیانیوں نے ہمیشہ مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی۔ مرزا غلام احمد قادیانی ہر وقت مسلمانوں پر لعنت برساتے رہے' ان کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود نے کشمیر کو بھارت کا اٹوٹ انگ بنانے کی کوششوں میں بھرپور حصہ لیا اور قیام پاکستان کے بعد اکھنڈ بھارت بنانے کی کوششوں کی تائید کی' ڈاکٹر عبدالسلام نے پاکستان کو لعنتی ملک قرار دیا' مرزا طاہر نے اپنے پیروکاروں کو حکم دیا کہ وہ رمضان المبارک میں پاکستان اور وہاں کے مسلمانوں کی تباہی کیلئے بددعا کریں۔ ایسی صورتحال میں ہمارے پاس اس کے سوا اور کیا راستہ رہ جاتا ہے کہ ہم پاکستان کی حفاظت اور مسلمانوں کے دین کو محفوظ رکھنے کیلئے

ختم نبوۃ

قادیانیوں کی سرگرمیوں کا آئینی اور قانونی طور پر راستہ روکیں۔

صاحبزادہ عزیز احمد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سیاسی میدان ہو یا رفاہی‘ دینی کاز ہو یا پاکستان اور عالم اسلام کی حفاظت کا مسئلہ‘ قادیانی گروہ اپنی اسلامی دشمنی کو چھپا نہیں سکتا اور مسلمانوں کے خلاف زہر اگلتا رہتا ہے۔ افریقہ کے پسماندہ ممالک میں اسلام کے خلاف منصوبوں کو شروع کیا گیا‘ پاکستان میں حکومت اور مذہبی قوتوں کے درمیان تصادم کی راہ اختیار کی گئی۔ اس صورتحال کے پیش نظر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلمانوں کو قادیانیوں کی سرگرمیوں سے آگاہ کرتی ہے تاکہ وہ اپنا بچاؤ کر سکیں۔

مفتی محمد اسلم نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دینی جماعتوں اور علمائے کرام پر اعتراض کرنے والے اور ان کو نکما ہونے کا طعنہ دینے والے بھول جاتے ہیں کہ آج برطانیہ‘ امریکہ اور یورپ میں مسلمانوں کو جو حقوق حاصل ہیں‘ حلال گوشت اور حلال کھانا دستیاب ہے‘ گلی گلی مساجد تعمیر ہو چکی ہیں‘ مکاتب قرآن اور مدارس دینیہ کا جال بچھا ہوا ہے‘ یہ ان علمائے کرام اور دینی جماعتوں کے رہنماؤں کی کوششوں کا ثمرہ ہے۔ علمائے کرام نے دہشت گردی اور فرقہ واریت کے طوفان بلاخیز سے مسلمانوں کو بچا کر دینی تعلیم اور ایک بہترین شہری بننے پر لگایا۔

مولانا منظور احمد الحسینی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج ہمیں مسلمانوں پر حیرت نہیں اس لئے کہ وہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و حرمت پر جان قربان کرنا سعادت تصور کرتے ہیں‘ اسی لئے مسیلمہ کذاب سے لے کر مرزا غلام احمد قادیانی تک جس نے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب پر بیٹھنے کی کوشش کی مسلمان اس کے آڑے آ گئے اور اسے اپنی صفوں سے نکال باہر کیا مگر ہمیں افسوس عیسائیوں پر ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمات کا انکار کیا‘ ان کی ذات کو توہین کا نشانہ بنایا‘ ان پر بے سروپا الزامات عائد کئے اور ان تمام چیزوں سے عیسائی حکومتوں‘ پادریوں اور عام عیسائیوں کو آگاہ کیا گیا مگر ان کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگی بلکہ وہ اسلام دشمنی کی وجہ سے قادیانیوں کی حمایت اور سرپرستی کر رہے ہیں۔ ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی بنا پر قادیانی جماعت پر مقدمہ دائر کیا جائے۔ مولانا محمد سلیم دھورات نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نوجوانوں نے اس بات کا عزم کر لیا ہے کہ وہ دین اسلام پر عمل کرنے کے حوالے سے احساس کمتری کا شکار نہیں ہوں گے اور حالات سے مغلوب ہونے کے بجائے حالات پر غلبہ حاصل کریں گے اور لاقانونیت اور دہشت گردی کا راستہ اپنانے کے بجائے اسلام کے دامن رحمت و درگزر کو تھام کر کفریہ طاقتوں کو اسلامی اخلاق سے متاثر کریں گے اور قادیانیوں اور دیگر کفریہ طاقتوں کے جال میں پھنسنے کے بجائے ان کو دعوت اسلام دیں گے۔

حاجی عبدالحمید (آف بیلجیم) نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی پرامن تحریک اب یورپ کے ہر شہر میں پہنچ چکی ہے۔ ہر جگہ کے مسلمان عظمت عقیدۂ ختم نبوت کے ترانے بلند کر رہے ہیں۔

مولانا نورالاسلام (آف بنگلہ دیش) نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بنگلہ دیش سمیت تمام مسلم ممالک کو چاہئے کہ وہ آئینی اور قانونی طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیں۔ جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے رئیس ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دنیا بھر کے ہزاروں دینی مدارس اسلامی تعلیمات کے فروغ کیلئے کوشاں ہیں۔ مغرب اور امریکہ کی جانب سے ان مدارس کے کردار پر انگلی اٹھانے کا کوئی جواز نہیں۔ مدارس کے ذریعہ لاقانونیت کو ختم کر کے اسلام کے نظام عدل کو رائج کرنے میں ہمیشہ مدد ملی۔ احکامات کے ذریعہ مسلم امت میں قانون کی بالادستی کا جذبہ ابھرا۔ قادیانیوں کو چاہئے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت میں پناہ لے لیں کیونکہ اسی سے دنیا و آخرت کی کامیابی ممکن ہے۔ کانفرنس میں جن دیگر اہم مقررین نے شرکت کی ان میں حافظ شبیر‘ مولانا عبدالرشید ربانی‘ مولانا امداداللہ قاسمی‘ حافظ نعمان‘ قریشی‘ مولانا عزیزالحق‘ قاری ہاشم‘ مولانا علی بھائی‘ حافظ محمد اکرم‘ حافظ احمد عثمان ایڈووکیٹ‘ صاحبزادہ سعید احمد بھی شامل تھے۔ کانفرنس میں ایک محتاط اندازے کے مطابق پندرہ ہزار افراد نے شرکت کی جبکہ سینکڑوں علمائے کرام اور مشائخ عظام بھی کانفرنس میں شریک ہوئے۔ آخر میں شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد نے عالم اسلام اور مظلوم مسلمانوں کی داد رسی‘ حرمین شریفین کے تحفظ‘ فلسطین اور کشمیر کی آزادی اور مظلوم مسلمانوں کی ظلم سے خلاصی کیلئے دعا کرائی۔

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ختم نبوۃ

عقیدۂ ختم نبوت کے پرچم کو سر بلند رکھنا علمأ کرام اور مسلمانوں کی ذمہ داری ہے

قادیانیوں نے چور دروازے سے ہمیشہ مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی

قادیانی اگر حق پر ہیں تو وہ اپنے مذہب پر اسلام کا لبادہ کیوں اوڑھتے ہیں؟

مغرب اور یورپ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف امتیازی سلوک بند کریں

سترہویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس سے علمأ کرام کا خطاب

برمنگھم (رپورٹ...... م ج خ) سترہویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کی دوسری نشست شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد صاحب کی صدارت میں منعقد ہوئی جس سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر خالد محمود سومرو' مولانا ریاض احمد' مولانا مشتاق الرحمن (جرمنی)' طہ قریشی' مولانا اکرام الحق ربانی' قاری اسماعیل رشیدی' حافظ اکرام' مولانا امداد الحق نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے بغیر امت مسلمہ کا تشخص ختم ہو جاتا ہے' اس لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار سو احادیث میں عقیدۂ ختم نبوت کی وضاحت کی۔ یہی وجہ ہے کہ خلیفۂ اوّل سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد کیا۔ ہم یہاں امت مسلمہ کے علمأ کرام اور مسلمانوں کے سامنے عقیدۂ ختم نبوت کو سربلند رکھنے کا عزم کرتے ہیں اور علمائے کرام اور مسلمانوں پر یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ عقیدۂ ختم نبوت کے پرچم کو سربلند رکھنا علمائے کرام اور عام مسلمانوں کی ذمہ داری ہے۔ اگر وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے طلب گار ہیں تو عقیدۂ ختم نبوت کے پرچم کو سربلند رکھیں۔ اگر یہ عقیدہ ختم ہو گیا تو امت مسلمہ اپنا تشخص کھو بیٹھے گی اور اللہ تعالیٰ کے عذاب کی مستحق بن جائے گی۔ دین سے اس عقیدہ کو نکالنے کے بعد دین میں ہر قسم کی تحریف کا راستہ کھل جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قیام پاکستان کے وقت سر ظفر اللہ قادیانی نے مسلم لیگ کا وکیل ہونے کے باوجود اپنا الگ منصوبہ اور نقشہ پیش کیا' قادیانیوں نے کشمیر کی رائے شماری میں اپنا نام مسلمانوں سے الگ درج کرا کر مسلمانوں کو عموماً اور کشمیر کاز کو خصوصاً نقصان پہنچایا۔ قادیانی سربراہان نے قیام پاکستان کے بعد اکھنڈ بھارت کے منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اپنے پیروکاروں کو ہندوستان کا ساتھ دینے کو کہا۔ ایسی صورت میں کیسے کہا جا سکتا ہے کہ قادیانی مسلمانوں کے مخلص یا پاکستان کے وفادار ہیں؟ علمأ کرام نے کہا کہ اگر قادیانی اپنے مذہب کو حق سمجھتے ہیں تو وہ دھوکہ دینے کے لئے اسلام کا لبادہ کیوں اوڑھتے ہیں؟ اور مکروہ فریب کا راستہ کیوں اختیار کرتے ہیں؟ ان کو اعلانیہ مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوؤں کا اظہار کرنا چاہئے تاکہ سادہ لوح مسلمان ان کے فریب میں مبتلا نہ ہوں۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور قادیانیوں کے تمام خلفأ و اور سرکردہ رہنماؤں اور عام قادیانیوں کا حج پر نہ جانا اس بات کی علامت ہے کہ ان کے نزدیک مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کا کوئی تقدس نہیں اور یہی ان کے باطل ہونے کی سب سے بڑی علامت ہے۔ مغرب کو مسلمانوں کی جانب سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے مطالبہ پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہئے۔ گیارہ ستمبر کے واقعہ کے بعد سے یورپ اور مغرب کا یکطرفہ رویہ مسلمانوں میں نفرت کے جذبات ابھار رہا ہے۔ دنیا بھر کی تحریکات آزادی کو دہشت گردی قرار دے کر یورپ اور مغرب مسلمانوں سے امتیازی سلوک کر رہے ہیں جس کی وجہ سے مغرب اور مسلمانوں کے درمیان تناؤ کی کیفیت پیدا ہو رہی ہے جو دنیا کے لئے کسی طور پر مفید نہیں۔

ختم نبوۃ

ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی یورپ میں اسلام کے احیاً کی سمت میں ایک اہم قدم ہے
اسلام کے بارے میں یورپ میں پائے جانے والے منفی تاثر کو دور کرنے میں بہت مدد ملے گی
یورپی ممالک میں اسلام کے بارے میں منفی تاثر کی ایک اہم وجہ قادیانیوں کا منفی پروپیگنڈا ہے
قادیانیوں کا ٹی وی چینل اور انٹرنیٹ پر ان کی مختلف ویب سائٹیں ہر وقت اسلام کے خلاف
زہر اگلنے میں مصروف ہیں' یورپ کے مسلمان کانفرنس کے کامیاب انعقاد پر مبارکباد کے مستحق ہیں

لندن (رپورٹ...... م ج خ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں امیر مرکزیہ شیخ المشائخ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ العالی' نائب امیر حضرت اقدس سید نفیس شاہ الحسینی مدظلہ العالی' حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ' حضرت مولانا اللہ وسایا' حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی' ختم نبوت سینٹر لندن کے حضرت مولانا منظور احمد الحسینی' طٰہٰ قریشی' حضرت مولانا عزیز الرحمٰن کراؤلے' جمعیت علمائے برطانیہ کے حضرت مولانا مفتی محمد اسلم' حافظ اکرام' قاری محمد ہاشم' حضرت مولانا عبدالرشید' حضرت مولانا اکرام الحق ربانی' دعوۃ اکیڈمی لیسٹر کے حضرت مولانا سلیم دھورات' اسلامک سینٹر آف باخ جرمنی کے حضرت مولانا مشتاق الرحمٰن' بلجیم ختم نبوت سینٹر کے حاجی عبدالحمید نے سترہویں سالانہ انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس کے کامیاب انعقاد پر برطانیہ سمیت پورے یورپ کے مسلمانوں کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے ان سے اظہار تشکر کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کانفرنس کے ذریعہ اسلام کے بارے میں یورپ میں پائے جانے والے منفی تاثر کو دور کرنے میں بہت مدد ملے گی۔ اس موقع پر انہوں نے عالم اسلام کی توجہ اس حقیقت کی جانب مبذول کرائی کہ امریکا' برطانیہ اور دیگر یورپی ممالک میں اسلام کے بارے میں منفی تاثر کی ایک اہم وجہ اسلام کے خلاف قادیانیوں کا منفی پروپیگنڈا ہے۔ قادیانیوں نے اپنے مفادات کے حصول کے لئے اسلام کے بارے میں مغربی ممالک کو بدظن کرنے کی ناپاک جسارت کی ہے۔ قادیانیوں کا ٹی وی چینل اور انٹرنیٹ پر ان کی مختلف ویب سائٹیں ہر وقت اسلام کے خلاف زہر اگلنے میں مصروف ہیں۔

دریں اثنا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے رہنماؤں حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی' حضرت مولانا محمد جمیل خان' حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری' محمد انور' ریاض الحق' جمال عبدالناصر' فیصل عرفان' مدرسہ تعلیم القرآن یوسفیہ للبنات کے مہتمم اور خانقاہ زکریا عارفیہ یوسفیہ ٹرسٹ کے چیئرمین حضرت مولانا نعیم امجد سلیمی' مکتبہ لدھیانوی کے ناظم صاحبزادہ حافظ محمد عتیق الرحمٰن لدھیانوی' لدھیانوی ٹرسٹ انٹرنیشنل کے چیئرمین حضرت مولانا محمد طیب لدھیانوی' دارالعلوم زکریا کے نائب مہتمم مولوی محمد یحییٰ لدھیانوی نے ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی کو یورپ میں اسلام کے احیاً کی سمت میں ایک اہم قدم قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس قسم کی کانفرنسیں یورپ میں اسلام کے ابدی اور عالمگیر پیغام کی ترویج میں معاون ثابت ہوں گی۔

ستر ہویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم

میں منظور شدہ قراردادیں

☆..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت برطانیہ کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت برطانیہ پر یہ واضح کرنا ضروری سمجھتا ہے کہ قادیانیوں اور مسلمانوں کے درمیان اختلاف فرقہ وارانہ یا ذاتی عناد پر مبنی نہیں اور نہ ہی اس اختلاف کی بنیاد کوئی امتیازی منافرت یا مسلکی گروہ بندی ہے بلکہ یہ اختلاف کفر اور اسلام کا اختلاف ہے۔ قادیانیت کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ مسلمانوں کی عقیدت ومحبت کا محور خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے جبکہ قادیانیوں کی محبت وعقیدت کا محور مرزا غلام احمد قادیانی کی ذات ہے۔ مسلمانوں کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں ان کے بعد کوئی نہیں آسکتا اور قادیانیوں کے نزدیک مرزا غلام احمد قادیانی آخری نبی ہے۔ مسلمانوں کے نزدیک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر عمل کرنا ضروری ہے۔ قادیانیوں کے نزدیک مرزا غلام احمد قادیانی کی شریعت پر عمل کرنا ضروری ہے۔ مسلمانوں کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کو نہ ماننے والے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں جبکہ قادیانیوں کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے والے ایک ارب بیس کروڑ سے زائد مسلمان مرزا غلام احمد قادیانی کو نہ ماننے کی وجہ سے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج اور لعنتی ہیں۔ قادیانیوں کے خودساختہ جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیائے کرام کی توہین و تنقیص کی ہے۔ ان وجوہات کی بنا پر ہم برطانیہ اور یورپ کی حکومتوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ قادیانیوں کو مسلمانوں کا ایک فرقہ سمجھ کر ان کے ساتھ مسلمانوں والا معاملہ نہ کریں اور ان کو مسلمانوں کی فہرست میں شمار نہ کریں۔ جس طرح عیسائی، یہودی، ہندو اور سکھ الگ مذہب کی حیثیت سے رجسٹرڈ ہیں اسی طرح قادیانیوں کو بھی غیر مسلموں کی حیثیت سے رجسٹرڈ کریں، ان کو مسلمانوں کے حقوق نہ دیں اور ان کو برطانیہ کے قوانین کا پابند کریں کہ وہ مسلمانوں کی دل آزاری اور اشتعال دلانے والی سرگرمیوں سے باز رہیں۔

☆...... یہ اجلاس حکومت برطانیہ پر یہ واضح کرنا ضروری سمجھتا ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت برطانیہ اور ختم نبوت سینٹر اسٹاک ویل گرین نے ہمیشہ برطانوی قوانین کی روشنی میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور مسلمانوں کے دین و ایمان کی حفاظت اور ان کو ایک بہترین مسلمان و برطانوی شہری بنانے کیلئے جدوجہد کی ہے اس لئے وہ ان رپورٹوں کو جو قادیانی گروہ کی جانب سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور اس کے رہنماؤں کے خلاف پیش ہوتی رہتی ہیں، درخور اعتنا نہ سمجھے اور ان غلط رپورٹوں کی بنا پر قادیانی گروہ کے افراد کے خلاف قانونی کارروائی کرے۔

☆...... یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ قادیانیوں کو مسلمان کہلوانے، مسلمانوں کی ووٹر لسٹ میں اپنا نام درج کرانے، اپنی عبادت گاہوں کو مسلمانوں کی مساجد کی طرز پر بنانے اور مرزا غلام احمد قادیانی سے لے کر موجودہ قادیانی سربراہ تک کے حوالے سے اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے سے آئین اور قانون کے مطابق روکے تاکہ مسلمانوں کی دل آزاری نہ ہو اور شعائر اسلام استعمال کرنے والے قادیانیوں کے خلاف آئین اور قانون کے مطابق مقدمات درج کرے۔

☆...... یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ قومیائے گئے تعلیمی اداروں کو سرکاری تحویل سے نکال کر ان کے سابقہ مالکان کو دینے کی آڑ میں قادیانیوں کو تعلیمی ادارے واپس دینے کے فیصلے کو فوری طور پر واپس لیا جائے کیونکہ ان اداروں میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباً کی اکثریت اور ان میں پڑھانے والے اساتذہ کی اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ قادیانیوں کو یہ ادارے واپس دینے کی وجہ سے طلباً کے ایمان کو اور اساتذہ کی ملازمتوں کو خطرات لاحق ہو نگے اس لئے فوری طور پر اس فیصلے کو واپس لیا جائے۔

☆...... یہ اجلاس پاکستان کی سپریم کورٹ کی جانب سے سود کو غیر شرعی قرار دینے کے سابقہ فیصلے کو اسلام اور شریعت کے عین مطابق سمجھتے ہوئے اس کے خلاف حکومتی اپیل اور یو بی ایل کی درخواست کو غیر شرعی تصور کرتا ہے اور موجودہ شریعت اپیلٹ بینچ کے اس سابقہ فیصلے پر نظر ثانی کے احکامات جاری کرنے کو شریعت کے خلاف گردانتے ہوئے حکومت

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

سے مطالبہ کرتا ہے کہ سابقہ فیصلے کی روشنی میں فوری طور پر ملک سے سودی نظام ختم کر کے اسلامی نظام معیشت رائج کرتے ہوئے غیر سودی بینکاری شروع کی جائے اور موجودہ شریعت اپیلٹ بینچ کو غیر شرعی فیصلہ کرنے کی وجہ سے ختم کر کے جید علمائے کرام اور ماہرین قانون پر مشتمل صحیح بینچ تشکیل دیا جائے۔

☆...... یہ اجلاس اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان اور حکومتی مذاکراتی ٹیم کے درمیان مدرسہ آرڈی نینس کے سلسلے میں کامیاب مذاکرات کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان کے موقف کی حمایت کرتا ہے اور اسے یقین دلاتا ہے کہ مدارس کی آزادی اور تحفظ کیلئے اہل مدارس جو فیصلہ کرینگے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ہزاروں جاں نثار نہ صرف اس کی تائید کریں گے بلکہ ان علمائے کرام کے شانہ بشانہ کسی قسم کی قربانی دینے سے دریغ نہیں کرینگے۔ یہ اجلاس حکومت پاکستان اور مغربی ممالک کے اس پروپیگنڈہ کی پرزور تردید کرتا ہے کہ دینی مدارس فرقہ واریت یا دہشت گردی کے اڈے یا اس کے علمبردار ہیں۔ یہ اجلاس واضح کرتا ہے کہ دینی مدارس رفاہی بنیاد پر لاکھوں مسلمانوں کو اسلامی تعلیمات کے زیور سے آراستہ کرنے والے تعلیمی ادارے ہیں جن کے تعلیمی کردار کو ہر دور کے لوگوں نے نگاہ تحسین سے دیکھا ہے۔ یہ اجلاس حکومت پاکستان کی جانب سے مدرسہ آرڈی نینس واپس لینے کے عندیہ کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

☆...... یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک کے اسلامی تشخص کی بحالی اور اسے سیکولر نظام سے محفوظ بنانے کیلئے فوری طور پر ملک میں اسلامی قوانین کے مطابق قانون سازی کی جائے اور بے حیائی' فحاشی' عریانی اور لادینیت پھیلانے والے ذرائع ابلاغ اور اداروں کو فوری طور پر ختم کیا جائے' جمعہ کی چھٹی بحال کی جائے اور ملک میں مکمل اسلامی نظام نافذ کیا جائے۔

☆...... یہ اجلاس این جی اوز کی آڑ میں قادیانیت' عیسائیت' یہودیت اور اسلام دشمن سرگرمیوں کو فروغ دینے والے اداروں اور این جی اوز کے کردار کی مذمت کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ این جی اوز کی غیر اسلامی تبلیغی سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے

قادیانیوں اور مسلمانوں کے درمیان فرقہ وارانہ اختلاف نہیں بلکہ کفر اور اسلام کا اختلاف ہے

اور ان کی سرگرمیوں کو صرف امدادی کاموں تک محدود کیا جائے۔

☆...... یہ اجلاس کشمیر' فلسطین' چیچن' برما اور دیگر علاقوں کے مظلوم مسلمانوں کی جدوجہد آزادی کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے اقوام متحدہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ان مظلوم مسلمانوں کو مظالم سے نجات دلانے کیلئے اپنا بھرپور کردار ادا کرے اور ان کو اقوام متحدہ کے قواعد کی روشنی میں آزادی دلانے کے سلسلے میں اپنا کردار ادا کرے۔ اس کے ساتھ یہ اجلاس دنیا بھر میں ہونے والی دہشت گردی کی وارداتوں پر تشویش کا اظہار کرتا ہے اور اس سے برأت کا اظہار کرتے ہوئے یہ بتانا ضروری سمجھتا ہے کہ امتیازی رویہ اس قسم کی دہشت گردی کو جنم دینے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس لئے یہ اجلاس پوری دنیا میں مسلمانوں کے ساتھ امتیازی سلوک بند کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔

☆...... یہ اجلاس ہندوستان اور پاکستان کی حکومتوں سے اپیل کرتا ہے کہ دونوں ممالک اپنے معاملات کو جنگ کے ذریعہ حل کرنے کی پالیسی ترک کر کے دونوں ممالک میں بسنے والے کروڑوں انسانوں کو خوف و ہراس کی کیفیت سے نکالیں۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ دونوں ممالک مذاکرات کے ذریعہ اپنے متنازعہ مسائل خاص طور پر مسئلہ کشمیر کو حل کریں تا کہ دونوں ممالک خوف و ہراس سے نکل کر ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکیں۔

☆...... یہ اجلاس اساتذہ کرام کے تقدس و احترام کو ملک و ملت کے لئے ضروری قرار دیتے ہوئے اساتذہ کرام پر پاکستان میں ہونے والے لاٹھی چارج اور ان کے ساتھ روا رکھے گئے انسانیت سوز سلوک کی مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ اساتذہ کے تقدس کے پیش نظر ان پر لاٹھی چارج وغیرہ کا سلسلہ بند کیا جائے اور ان کے مطالبات پر ہمدردی سے غور کیا جائے۔

☆...... یہ اجلاس امریکہ اور مغربی قوتوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ دنیا بھر کے مسلمانوں کو ایک ہی لاٹھی سے ہانکنے کا رویہ ترک کر کے حقائق کو مدنظر رکھیں اور دینی مدارس' دینی تنظیموں اور رفاہی تنظیموں کے خلاف انتقامی رویہ ترک کردیں اور مسلمانوں کے معاملہ میں جنگی طریقہ کار چھوڑ کر بات چیت اور حسن سلوک والا معاملہ کریں تا کہ دنیا بھر میں چھائی ہوئی ٹینشن اور خوف و ہراس کی کیفیت کا خاتمہ ہو اور دنیا کے تمام مذاہب سے وابستہ افراد اطمینان وسکون کے ساتھ زندگی بسر کر سکیں۔

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

حمد و نعت

حضرت شاہ نفیس الحسینی مدظلہ

حمد باری مری زباں پر ہے
وجد طاری مری زباں پر ہے
دم بہ دم لا الہ الا اللہ
ذکر جاری مری زباں پر ہے
ہے تصور میں روضہ اطہر
نعت پیاری مری زباں پر ہے
نعت گوئی مرا شعار ہوئی
کس نے واری مری زباں پر ہے
ذکر پیاروں کا چار یاروںؓ کا
باری باری مری زباں پر ہے
حرف مطلب ادا نہیں ہوتا
عرض بھاری مری زباں پر ہے
صبر جانکاہ میرے دل میں ہے
شکر باری مری زباں پر ہے
شب کا پچھلا پہر ہے اور نفیسؔ
آہ و زاری مری زباں پر ہے

بمقام

مسلم کالونی چناب نگر

فرما گئے یہ ہادی
لا نبی بعدی

تاریخ کا اعلان جلد
کر دیا جائے گا

سالانہ
دو روزہ
عظیم الشان

ختم نبوت کانفرنس

زیر صدارت

مخدوم المشائخ
حضرت مولانا
خواجہ

خان محمد صاحب مدظلہ

امیر مرکزیہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

عنوانات

- توحیدِ باری تعالیٰ
- سیرتِ خاتم الانبیاء
- مسئلہ ختم نبوۃ
- حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام
- عظمتِ صحابہؓ و اہل بیتؓ
- اتحادِ اُمت

ردِ قادیانیت اور جہاد جیسے اہم موضوعات پر
علماء، مشائخ، قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب
فرمائیں گے۔ اہل اسلام سے شرکت کی درخواست ہے

نوٹ

سالانہ ردِ قادیانیت و عیسائیت کورس مدرسہ ختم نبوت
مسلم کالونی چناب نگر میں ۵ شعبان تا ۲۸ شعبان منعقد ہوگا۔
انشاء اللہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان

فون نمبرز
ملتان — 061/514122
چناب نگر — 04524/212611